ان الله لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

# اخبار الحکم

نمبر ۱۶ و ۱۷ | قادیان دارالامن و الامان مورخہ ۲۰ و ۲۷ جون ۱۸۹۸ء ع ۲۳ و ۲۴ | جلد ۲

## ٹریکٹ سیریز

اس امر کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شائع ہوں جس سے حضرت اقدس سید نا میرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو۔ اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم نے یہ التزام کیا ہے کہ اس سلسلہ میں دلچسپ نظمیں جو صداقت اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں۔ اور جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے سرمن خطبے اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل بر تفسیر آیات یا مشتمل بر رفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ۔ اور حضرت اقدس سید نا مرزا صاحب کی بعض لطیف اور مختصر تقریریں شائع کی جاویں یہ ٹریکٹ چار صفحہ سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب ذرا توجہ کریں تو بکثرت شائع ہو جایا کریں اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ میں مدد ہو جائیں تو سو سو ٹریکٹ ۹ فیصدی کے حساب سے خرید لیں تو دس ہزار تک ایک مہینے میں شائع ہو سکتا ہے اور ہم ہفتہ وار اڑھائی ہزار چھاپ کر مفت تقسیم کر دیا کریں اور تقسیم کے لئے یہ انتظام کیا جاویگا کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ وار ایک خاص تعداد بھیجدی جایا کرے۔ اور وہ تقسیم ہو جایا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سید نا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آجایا کریں گے اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑے گا۔ بلکہ ہم ہی اس کو ٹریکٹ سیریز کے نمبر میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کر دیں اگر ہمارے احباب مل کر اس کام کو کرنا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں۔ پوری سو درخواستیں جمع ہو جاویں پر ہم اس سلسلہ کو شروع کرینگے منیجر الحکم کے نام درخواست بھیجیں

---

## روزانہ اخبار دہلی ٹر

سالانہ قیمت پیشگی معہ محصول ڈاک عہ ۲۰+۲۶ تقطیع عمدہ سفید کاغذ کے ۸ صفحوں پر تازہ خبروں۔ تار۔ نوٹ آرٹیکل۔ علمی مضامین اور ملکی معاملات سے روزانہ دہلی جو کہ مولد اور ہندوستان کے قدیم دارالسلطنت سے ہر روز بڑی آب و تاب سے شائع ہوتا ہے۔ جو خبریں انگریزی روزانہ اخبارات میں آج ہونگی زیادہ سے زیادہ کل اس میں دیکھئے۔ قومی و مذہبی تعصبات سے پاک۔ قیمت اتنی کم کہ اس حیثیت کا کوئی اخبار اس کے برابر سستا نہیں چونکہ اردو سرکل کے مرکز سے نکلتا ہے۔ اس لئے تمام اردو داں پبلک میں قریب قریب ایک ہی وقت میں پہنچ جاتا ہے۔ مابعد کا قاعدہ نہیں درخواست خریداری بنام نمونہ کے لئے ایک آنہ ... منیجر روزانہ اخبار دہلی

---

## کتب موجودہ دفتر الحکم

تفسیر سورۃ تبت موسوم بہ موعظۃ الحسنہ قیمت بلا محصول ۲/

محمودی آمین دوسرا ایڈیشن قیمت ۱/

---

## کتب زیر تالیف و ترتیب

تفسیر سورۃ والعصر۔ از عالیجناب امام الزمان سلمہ الرحمان

رپورٹ سالانہ جلسہ ۱۸۹۷ء

الانذار۔ ایک منظوم رسالہ مصنفہ میر مدشاہ صاحب سیالکوٹی جس کے آخر میں بطور ضمیمہ چوہدری رستم علی کورٹ انسپکٹر کی ایک فارسی نظم شامل ہے۔ زیر طبع ہے۔

---

منیجر الحکم کی معرفت ہر قسم کے قیمتی ازار بند۔ سیچ بند۔ پر ملہ سے ہر قیمت کے مل سکتے ہیں۔

www.aaiil.org

# ولایتی چٹھی

## نمبر ۶

اوسنے قلی بھی ہر دلعزیز انسان کر رکھا ہے آخر اُنکے دل کو اسطرف منتقل کیا کہ جب تک سانپ کا زہر بدن انسان میں سرایت نہ کرے تب تک انسان مر نہیں سکتا۔ شاید زہریلی ہوا کوئی لگ گئی ہوگی اس لئے اونہوں نے صاحب بہادر کو تسلی دے کہ آپ اس مرض سے ہلاک نہیں ہو سکتے آرام ہو جائیگا۔ اور کچھ مناسب عرضیات وغیرہ دے دلا کر رخصت کیا۔

صبح کو جب کہ اسسٹنٹ سرجن صاحب کے پاس اسکا ذکر ہوا تو اونہوں نے کہا کہ چند یوم ہوئے ہیں کہ مینے ایک کتاب میں پڑھا کہ افریقہ کے سانپوں میں یہہ بات خصوصیت کے ساتھہ ہے کہ جب انسان اس پر حملہ کرتا ہے تو سانپ اوسکی آنکھ کا نشان کرکے اوسکی طرف تھوکتا ہے جب انسان اپنی آنکھیں ملنے لگتا ہے تو سانپ موقعہ پاکر یا تو حملہ کرتا ہے یا بھاگ جاتا ہے۔

اس واقعہ سے بعد ہی دو مین قلی ہسپتال میں اسی طریق پر اپنی آنکھیں باندھے ہوئے آئے۔ اور سبکو آرام ہو گیا۔

---

وہ شیر جسکا ذکر ہم اول حصے میں برابر اپنے شکار کر رہا ہے اور جب موقعہ پاتا ہے دو آدمی لے جاتا ہے ریلوے نے ایک ہزار روپیہ اوسکے لئے انعام مقرر کیا ہے جو اوسے شکار کرے گر چہ بہت سے انگریز افسر اور دوسرے سب آدمی پنڈت وغیرہ بھی کئی کئی دن تک اوسکے انتظار میں تھے مگر کوئی کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ سنا گیا کہ اوسکی شکل دیکھکر کسی کو فائر کرنیکی جرائت نہیں پڑتی۔ وجہ اوسکی یہ ہے کہ اوسکا کوئی خاص مقام مقرر نہیں کبھی کسی راستہ سے آتا ہے کبھی کسی سے دو دو تین تین میل کے فاصلہ پر حملہ کرتا رہتا ہے بیچارے لوگ رات کو کوئی ٹین بجا بجا کر کوئی ڈھول بجا بجا کر گاتے ہیں۔

بار برداری کے محکمہ میں سے ایک آدمی کو پکڑ کر لیجایا مگر اتفاق سے وہ اوسکے منہہ میں سے نکل گیا تعاقب میں چند ایک بہادر تین اچھے انگریز افسر ہیں شیر نے تو کیا شکار ہونا تھا بیچارے غریب دو میل اون فیروں سے شکار ہو گئے اور دو میل حضرت شیر شکار کر گئے۔

اسی طرح ہسپتال کے احاطہ میں شیر آگھسا اور تو پھرتا رہا بیچارے بیمار دیکھ کر آنکھہ بند کرکے پڑے رہے آخر ثانی دفعہ ایک بیمار کو شیر نے گھسیٹا چونکہ اوسکے اوپر رضائی تھی تھوڑی دور جا کر بیمار تو رضائی میں سے کھسک کر گر پڑا مگر رضائی ساتھہ لے گیا۔ بہت ہی تھوڑے دن گذرے کہ پھر ہسپتال میں گھس آیا اور ایک بانی بھر سے قلی کو اوٹھا لیگیا اوسکے پاؤں خیمہ سے باہر تھے اول اوسکو پاؤں سے پکڑ کر باہر پھینکا پھر پکڑ کر احاطہ سے باہر پھینکا پھر اب کود کر باہر نکلا اور لے گیا۔ یہہ واقعات سچے ہیں۔ یہہ بھی سنا گیا ہے کہ جس آدمی کو شیر لیجاتا ہے اوس کا کوئی نشان زمین پر نہیں ہوتا مگر جیسے شیر لیجاتی ہے اوسکے ایتر میں گھسٹتی جاتی ہیں اور اب دلیری اسقدر بڑھ گئی ہے کہ آگے تو صرف رات کو حملہ کرتا تھا اب ہمکے دن کے ساڑھے چار دن ہو... کر کام کرتے ہوئے قلیوں میں سے ایک کو اوٹھا کر لیگیا ہے۔ شیر کیا ہے کہ بیچار ریلوے قلیوں کا ملک الموت ہے۔ خداوند اپنا فضل کرے اور ہمارے اہل وطنوں کو اس آفت سے نجات دے۔

---

(۲) زنجبار ... باست میں جسکا کچھ مفصل حال ہم پیشتر کئی ایک چٹھیوں میں روانہ کر چکے ہیں اب مرض طاعون پھیل رہا ہے۔

افریقہ کے جنگلی وحشی باشندے اہل ہند کو اسلئے بد دعا دیتے ہیں کہ جب سے اونکے قدم اونکی سرزمین میں آئے ہیں بارش بند ہو گئی ہے اور وہ بھوکے مر رہے ہیں۔

---

مورخہ ۲۱ اپریل ۱۸۹۸ء کو ایک آتشین جہاز جسمیں کئی ہزار ٹن بوجھہ تھا ایک چٹان پر جو بالکل ممباسہ جزیرہ کے پاس ہے چڑھ گیا۔ اوسکی وجہ یہہ تھی کہ کپتان جہاز نے غلطی سے کوشش کی کہ رات ہی کو بندر کے اندر چلے اس لئے وہ سیدھے راستہ سے ذرا ادھر ادھر ہونیکی وجہ سے اوپر چڑھ گیا دو جہازوں نے ٹکرا دے پھر کھینچکر پانی میں ڈالنے کی کوشش کی مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ زنجبار سے ایک جنگی جہاز جسکے نام ... منگوایا گیا مگر وہ بھی کامیاب نہ ہوا۔ رات کو جہاز بندر کے اندر نہیں لایا کرتے ہمیشہ باہر ٹھیرے رہا کرتے ہیں۔ یہہ چٹان جس پر جہاز چڑھا ہے کوئی بہت اونچا نہیں ہے بلکہ پانی کے چڑھاؤ کے وقت ہمیشہ پانی میں چھپ جاتا ہے اور اوسکے ساتھ ایک بہت تنگ راستہ ہے جسمیں سے جہاز ہوکر بندر ممباسہ میں آتے ہیں بباعث وزنی ہونیکے اوسے چٹان پر پانی اوسے اوٹھا نہیں سکتا اسلئے اب سامان اوتارا جا رہا ہے جب خالی ہوگا تو پھر باہر نکل آئیگا مگر الحمد للہ کہ کسی جان کا نقصان اسمیں نہیں ہوا۔

۲۲ اپریل ۱۸۹۸ء

---

## سفرنامہ

مورخہ ۷ افروری ۱۸۹۸ء کو ہم کراچی شہر سے کراچی بندر کو روانہ ہوئے دوپہر کا وقت تھا اور اس خیال سے کہ بندر نزدیک ہی ہوگا کوئی گاڑی وغیرہ کرایہ نہیں کی جب حدود شہر سے باہر نکلے تو اگرچہ شہر میں ہوا کی تیزی سے خاک اوڑتا تھا مگر اس طوفان کے مقابلہ میں کبھی نہ تھا جو ہمیں شہر کے باہر نظر آیا ہوا کی تیزی اسقدر تھی کہ انسان مشکل سے سیدھا چل سکتا تھا ٹوپی تو درکنار پگڑی مشکل سے سر پر ٹھیرتی تھی سخاک اور ریت

# آسمانی شہادت

ذیل میں ہم حافظ محمد ساکن کوٹ قاضی ضلع گوجرانوالہ کے وہ الہامات درج کرتے ہیں۔ جو اللہ کریم نے بتصدیق جناب سیدنا مرزا غلام احمد صاحب ایدہ اللہ الاحد مسیح موعود اُن پر نازل فرمائے اور جن کی طبع کا وعدہ ہمارے امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام مکتوبات اخی حبی فی اللہ قاضی ضیاء الدین میں درج کر چکے ہیں اور ہم کسی گذشتہ نمبر الحکم میں وعدہ دے آئے تھے۔ وھو ھذا۔

## حافظ محمد ساکن کوٹ قاضی ضلع گوجرانوالہ کی عجیب الہامات اور رویا لصر

واضح رہے کہ اس گاؤں کوٹ قاضی میں حضرت اقدس کے مخالفین سلسلے جن کا سرگروہ پیر جیدر وزیر آبادی ہے قاضی ضیاء الدین کو اس جرم کی سزا میں کہ مرزا جی کی تکفیر کیوں نہیں کرتا امامت سے معزول کر کے ان کی جگہ حافظ صاحب مذکور کو امام نماز مقرر کر رکھا تھا۔ یہ صاحب پہلے مولوی غلام رسول مرحوم قلعہ والہ و عبد اللہ غزنوی مرحوم کے مرید تھے اور اب پیر جیدر کے مرید با اخلاص ہیں زمانہ طفولیت سے نیک چلن ہیں گو سادہ ہیں مشہور ہیں دائمی تہجد خوان اور ذاکر آدمی ہیں رویا صالحہ سے بھی نصیب رکھتے ہیں حضرت اقدس کی تکفیر تو نہ کرتے مگر مسیح موعود ہونے میں بیجا سمجھتے تھے۔ اب ان کو پانچ دفعہ متواتر رویا صالحہ و الہامات صادقہ سے تنبیہ ہوئی کہ ملاحظہ۔ بروز جمعہ پہلی دسمبر ۱۸۹۳ء ایک جماعت مسلمانوں کے روبرو ہو کر مرزا جی کو مسیح موعود مان لیا مخالفوں نے بہت وسوسہ اندازی کی کہ الہامات کو شیطانی کارروائی کہا لاکن حافظ صاحب نے کچھ پرواہ نہ کی امامت وغیرہ خواہ کی پرواہ نہ کی اور بے دھڑک کہدیا کہ بھلا ایسے کلمات جو ان الہامات میں وارد ہوئے ہیں شیطان سے ہو سکتے ہیں الحمد للہ علی ذالک۔ اب وہ الہامات بعینہ معرض تحریر میں لائے جاتے ہیں۔ بزرگان چند را غور سے سنیں اور عبرت پکڑیں

حافظ صاحب کا بیان ہے کہ امام مقرر ہونے کے بعد ایک رات میں بغرض امامت نماز عشا مسجد کی طرف گیا دیکھتا ہوں کہ مرزا صاحب کے مرید قاضی ضیاء الدین و قاضی محمد یوسف معہ ایک آدھ اور کے باہم جماعت کر رہے ہیں۔ اور میرے مقتدی مرزا صاحب کے گستاخ و اکفر پاس بیٹھے ہیں۔ اس وقت میں اس تحیر میں غرقاب عرق ندامت ہو گیا کہ اگر مثل ان کے پاس بیٹھ رہوں تو مخالف حدیث نبوی۔ صلوا خلف کل برو فاجر کے ہوتا ہوں۔ کل روز جزا آنحضرت صلعم کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ اور اگر شامل جماعت ہو جاؤں تو ان کی طرف سے مطاعن عورت کا سا رنگ پاتا ہوں آخر ان کی طرف سے آنکھیں بند کر کے مسجد کی حجاب میں لگ گیا۔ پس اسی رات مجھے خواب میں جو بیداری کی قسم میں سے تھی ایک پیر مرد نے مجھے ایک ذوق بھری آواز سے پکارا کہ اگر آج تو اس جماعت میں شامل نہ ہوتا تو آسمان سے عذاب الٰہی تیرے واسطے اُترتا۔ یہ خواب میں دل میں چھپائی پھرتا تھا کہ ایک دوسرا الہام ہوا وہ یہ ہے۔ میرے دہنے ہاتھ پر ایک سخت پھوڑا نمودار ہوا جس کی شدت درد سے کئی راتوں بھر مجھے سونا نصیب نہ ہوا اور ڈر کے مارے چیرتا بھی نہ تھا۔ اس اثنا میں ایک دن میں اپنی بھینس کو پانی پلانے کو گھر سے باہر لگیا بھینس نے ماک ناگاہ رسا کھینچ کر مجھے پھوڑے والے ہاتھ کے بل گرا دیا تھا چنانچہ پھوڑا پھس گیا اور شدت درد سے مجھے غشی ہو گئی جب ہوش آئی دیکھا کہ سب غلاظت نکل گئی آرام کی صورت نظر آئی۔ پھر تو میں نے دن بھر میں کئی دفعہ خدا تعالیٰ کے اس فعل حکیمانہ کا شکریہ ادا کیا۔ چنانچہ گاؤں سے باہر ایک کنوئیں پر نماز ظہر میں جب میں کھڑا ہوا اور ہاتھ سینہ پر باندھے تو درد کا افاقہ یاد کر کے نہایت ذوق بھرے دل سے بطور شکریہ کہا اللہ تعالیٰ تو بڑا ہی حکیم ہے اس کے بعد جب میں سجدے میں پڑا تو دائیں طرف سے ایک عمدہ اور لذیذ آواز آئی کہ اگر توں اینہ حکمت سیانڈی جاندا ہیں تے پھیر مرزا نوں سچا کیوں نہیں کہندا

حافظ صاحب کہتے ہیں اس الہام کے بعد کتنے دن میں مذبذب وارہا اور زیادہ سوچ بچار ہی دامنگیر رہتی کہ یا اللہ یہ کیا معاملہ ہے کہ یہ جمہور امت کیونکر غلطی پر ہو سکتی ہے۔ پھر تیسری دفعہ یہ دو آئتیں واذ اخذ ربک من بنی ادم من ظھورھم ذریتھم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم قالوا بلیٰ شھدنا ان تقولوا یوم القیامۃ انا کنا عن ھذا غافلین او تقولوا انما اشرک اٰباءنا من قبل وکنا ذریۃ من بعدھم افتھلکنا بما فعل المبطلون اس سے مجھے یہی مفہوم ہوا کہ تقلید آبائی سے مجھے منع کیا جاتا ہے۔ پھر چوتھی دفعہ خواب میں ایک مرد اچھے لباس والا دیکھا کہ سر پر گٹھڑی اُٹھائے ہوئے مسافرانہ چلا جاتا ہے۔ میں نے بھی اسکے پیچھے چلنا اختیار کیا چنانچہ اسکے پاؤں پر پاؤں دھرتا گیا وہ پرانے ٹیڑھے راستہ کو چھوڑ کر ایک نئے سیدھے راستے کی طرف جاتا تھا چلتے چلتے کیا دیکھتا ہوں کہ میں حضرت مرزا صاحب کی مجلس میں پہنچ گیا ہوں اُس جگہ کئی اور آدمی اچھے لباس والے بھی موجود تھے۔ میں بیعت بیعت کرنے کو جھکا جھکتے ہی وہم پڑا کہ کہیں ایسی جگہ محمد شریف (جو اس گاؤں میں اول نمبر مرزا جی کے مخالفین میں سے ہے) نہ ہو لیسے جھونکے میں آنکھ کھل گئی۔ اس کے بعد پھر حافظ نے ایک اپنے پرانے دوست مخلص سے سارا واقعہ بیان کرنے کے بعد مشورہ لیا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہئے۔ اُس مخلص دوست نے کہا اس مذبذبانہ حالت کے دفع کرنے کے ایک تجویز اور عبادت خدا کی طرف استغاثہ و انابت کرنے کی رہبری کی۔ پس حافظ صاحب سات آٹھ دن بدستور اپنی دعاؤں میں لگے رہے اور بار بار التجا کرتے اور رہتے تھے کہ اے مولا کریم مجھ نالائق کو بوضاحت تمام سمجھا دے اور میرا دل ایک طرف لگا دے۔ آخر بوقت شب جمعہ اول دسمبر ۱۸۹۳ء پانچویں دفعہ ایک فرشتہ ... ذیل الہام مجھے سنائی گئی وھو ھذا

ولئن لم یفعل ما اٰمرہ لیسجنن ولیکونن من الصاغرین حافظ جی کہتے ہیں جب مجھے اس آیت کا الہام ہوا اسی وقت ہی معنی بھی سمجھ میں آتے جاتے تھے جب اُمرہ کا لفظ آیا اس کے ضمیر کی وقت

وہ نماز والا الہام جو مجھے دہیں سنائی دیا تھا اُس کی طرف اشارہ سمجھ میں آتا تھا۔ لہذا میں اب سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ فی الواقعہ حضرت مرزا جی اس وقت چودھویں صدی کے امام سچے مسیح موعود ہیں اس مرتبہ کا مجھے شک تھا ورنہ کافر تو پہلے بھی نہیں کہتا تھا۔ نعوذ باللہ منہا۔

مکرر عرض میں دوبارہ اپنے ان الہامات کو پیش نظر رکھ کر اپنے اللہ کو حاضر ناظر سمجھ کر قسم کھاتا ہوں کہ ضرور مجھے یہ الہامات ہوئے ہیں۔ اگر جھوٹ کہوں خدا کی لعنت کا مستحق ہوں۔ اور میں انہیں کی رہبری سے مرزا صاحب کو مسیح موعود مان چکا ہوں وکفی باللہ شہیدا۔

العبد محمد بقلم خود — گواہ شد قاضی ضیاء الدین از کوٹ قاضی — گواہ شد فضل الدین پسر ... ایضاً از ایضاً

گواہ شد

قاضی محمد یوسف ساکن کوٹ قاضی بقلم خود

سبحان اللہ میرا مولی کریم بڑا ہی حکیم ہے جس قدر بیماری دیکھتا ہوں اُسی قدر جدید اور کامل دوائی بھی نازل فرماتا ہے چونکہ اس گاؤں کوٹ قاضی میں بیماری انکار مسیح الوقت حد سے بڑھ گئے تھے اُسی موافق اچھی قسمت والوں کے لئے دوا بھی شافی کافی نازل فرمائی اور مخالفوں پر حجت قائم کر دی۔ **فالحمد للہ علی ذالک۔**

## ایک مختصر سا خط

السلام علیکم۔

آپ کا خط ایک بڑی کتاب کو لکھنا چاہتا ہے۔ انشاء اللہ کسی موقع پر تیار ہو جائے گی آپ صبر سے انتظار کریں۔

قرآن کریم قصوں کے بیان کرنے کو نہیں۔ اصل مطلب اور ضرورت پر کوئی بیان آجاتا ہے۔ یہود عیسائی اور مجوسی قومیں جب مسلمان ہوئیں تو یہ لمبے قصے ان سے اور ان کی کتابوں سے تفاسیر میں درج ہوئے ہیں۔ انکی اصل نہیں اور نہ ان پر کوئی شرع کا مسئلہ موقوف ہے ہمارے خیال میں اکثر مضر ہیں اور لغو ہیں۔

ہرگز ہرگز شیطان کا تسلط کسی نبی پر نہیں۔ نبی تو عظیم الشان لوگ ہیں کسی پر بھی شیطان کا تسلط نہیں۔

**ان عبادی لیس لک علیھم سلطان**

سورۃ حج رکوع ۷۔ کا مطلب بہت صاف ہے۔ دیکھو اس کا ترجمہ ہم لکھتے ہیں۔ اور نہیں بھیجا تجھ سے پہلے کوئی رسول اور نبی مگر جب خواہش کرتا ہے وہ یا کہ ہو یا خدا سے دور (شیطان) اس کی خواہش میں روک ڈالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ شیطان کی روک کو دور کر دیتا ہے اور اپنی آیتوں کو مستحکم کر دیتا ہے دیکھو موسیٰ کو جب اس نے خواہش کی کہ بنی اسرائیل کو مصر سے چھوڑا کر کنعان لاوے تو فرعون شیطان نے روک ڈالدی مگر آخر وہ غرق ہوا اور خدا کی بات پوری ہوئی۔

مسیح کی خواہش میں یا فہ کاہن اور یہودی شیاطین نے روک ڈالی تو آخر اللہ تعالیٰ نے مسیح کو کامیاب کر دیا اور یہود ذلیل ہو گئے۔

محمد رسول اللہ صلعم کی خواہش میں ابوجہل ابولہب جیسے شیاطین روکیں ڈالتے رہے۔ آخر خدا کی باتیں پوری ہوئیں۔

رسول خدا مسجد میں جنات کیوقت نہیں جا سکتے تھے اور ایسے قصص معتبر کتابوں میں نہیں ہیں۔ طلاق وغیرہ کے وہ بھی پابند تھے۔

انبیاء سب معصوم ہوتے ہیں اور استغفار عجیب غریب دُعا ہے۔ استغفار کے معنے محفوظ رکھنے کی طلب کرنا۔ استغفر اللہ۔ میں اللہ تعالیٰ سے حفاظت طلب کرتا ہوں۔

شفاعت کی بحث فصل الخطاب میں آپ دیکھیں۔

گناہوں کے اقسام ہیں۔ ہر ایک کی معرفت جدا اقسام معاصی کو دور کر دیتے ہیں اور عورتوں کے متعلق بحث بسط چاہتی ہے کسی موقعہ پر انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے خط کا جواب مفصل تحریر ہوگا۔ والسلام — نورالدین

## ایڈیٹوریل نوٹس

### اپنے ناظرین سے

الحکم کے اجرا کی غرض و غایت اب ہمارے بالغ نظر ناظرین سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اور یہ امر بھی کسی حد تک دل خوش کن ہے کہ الحکم کے مضامین جن کی طرف ہمارے بعض واجب التعظیم بزرگوں کو خصوصیت سے خیال ہے، بعض ایک حد تک نہایت شوق سے پڑھے جاتے ہیں بلکہ یہاں تک بھی دیکھا گیا ہے کہ اخبار کے بد ہر شائع ہونے پر اضطراب کے بھرے ہوئے خط جہاں ایک طرف مدیر الحکم کو پریشان کرتے ہیں ہاں دوسری طرف ایک مسرت بھی بخشتے ہیں۔ کیونکہ کہا جا سکتا ہے کہ ابھی الحکم کی باقاعدہ اشاعت اور ترتیب مضامین میں بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ اور یہ شکایت جس حد تک ہم محسوس کرتے ہیں ناظرین اس قدر نہ کرتے ہونگے مگر ہم باوجود اسکے کہ یہ جانتے ہیں کہ ناظرین کو یہ معلوم نہیں کہ کسقدر مصارف اٹھا کر اخبار کی کاپی قادیاں میں کاتب کی دقت کی وجہ سے امرتسر میں کرانی پڑتی ہے اور ایسی ایسی بہت سی دقتوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے تاہم اللہ کریم کے بھروسہ پر ہمت نہیں ہاری جاتی اور ہر لحظہ اور ہر آن یہی خیال زیر نظر ہے کہ وہ بہترین صورت پر آجاوے چونکہ ہر امر کے لئے ایک وقت معین ہے حسب تقاضائے کل امور مرہون باوقات تھا۔ اس لئے اپنی قسمت پر الحکم کے ایک عمدہ اخبار ہو جانے کی امید کرنی فضول نہیں ہو سکتی۔ الحکم کا متعلق کل فرائض ہمارے ہی ذمہ نہیں اُن کا ایک جزو اعظم ہمارے ناظرین سے بھی البتہ ہے۔ وہ کیا الحکم کی مالی مشکلات کے دور کرنے میں ساعی ہونا۔ واجب الادا زر چندہ سے مدد کرنا اور اشاعت میں ترقی کی کوشش کرنا۔ اہل قلم واہل دماغ اصحاب کا قلمی امداد سے دریغ نہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔

پس کیا ہم اپنے ناظرین سے پوچھ سکتے ہیں کہ جہاں وہ ہمارے فرائض متعلقہ الحکم کے پہلو پر کسی قدر نکتہ چینی کرتے ہیں کیا وہ اپنے فرائض متعلقہ الحکم کی طرف توجہ کرنا اپنا مقدم کام قرار دینگے؟ ہم کو کامل امید ہونی چاہئے کہ ہمارے ناظرین الحکم کی توسیع اشاعت اور اُس کے زر چندہ کی ترسیل میں پوری توجہ فرما کر نیاز مند کو شکوری کا موقعہ دینگے۔

**واجب التقلید ہے** دارالامان کے الٰہی مشن کی تائید میں جس طرح سے ہمارے برگزیدہ احباب حتی المقدور حصہ لے رہے ہیں وہ کسی تعریف کا محتاج نہیں اللہ کریم کے حضور اُن کے لئے جزائے خیر کے ہدیے اور تحفے طیار ہیں۔ اور نہ اس امر کی ہم کو ضرورت معلوم دیتی ہے کہ ہم انکو یہ کہنے بیٹھیں کہ تم امداد کرو کیونکہ الٰہی سلسلہ کی نصرت اور تائید ہر پہلو سے اور ہر ضرورت

کے موافق خود اللہ کریم کر رہا ہے اور اس کی ضرورتوں کا متکفل خود وہی پاک ذات ہے اور انسانی امداد کی خواہش یا تحریک تو صرف اس لئے ہوتی ہے کہ تا انسان کو اپنے مراتب کی ترقی کا موقع دیا جاوے ورنہ

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی
منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

جو عمل خلوص دل سے کیا جاوے خواہ بظاہر وہ کیسا ہی خفیف اور مختصر سا نظر آوے لیکن خدا تعالیٰ کے حضور اس کا درجہ اُس خلوص اور صدق کے موافق ہے جسکے ذریعے وہ صادر ہوا ہے ہمارے معزز بھائی میاں عبد الصمد سنوری نیولاری نے اپنے نکاح کی تقریب پر ولیمہ بھی قادیان ہی میں کیا تھا خدا تعالیٰ نے اُس نکاح کو اُسکے لئے مبارک کیا اور اب فرزند نرینہ بخشا اُس نے مسنون عقیقہ کی دعوت بھی دارالامان کے احباب ہی کو دی یہ بہت ہی مبارک تحریک اور واجب التقلید فعل ہے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے احباب اس طرف توجہ کریں کہ ولیمہ اور عقیقہ کی دعوتیں علی العموم حسب مقدور دارالامان میں ہوا کریں تاکہ وہ درویش اور مسافر جو قادیان میں مقیم ہوتے ہیں یا آتے ہیں ایسی دعوتوں میں شامل ہو کر زیادہ ثواب اور برکت کا موجب ہو سکیں خصوصاً اس لئے بھی کہ امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی شامل ہوتے ہیں۔ یہ تحریک ہم اپنی طرف سے محض اس لئے کرنا چاہتے ہیں کہ تا ہمارے احباب زیادہ خیر و برکت سے حصہ لیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کے مسکین طالب علم وغیرہ اور بہت سی مستحق یہاں موجود ہیں۔ غرض خیال رہنا چاہئے کہ ہر ایک قسم کے مسنون صدقات و زکوٰۃ وغیرہ کا عمدہ ترین مصرف خدا تعالیٰ کے اس قائم کردہ مشن کی راہیں ہیں ✤

## مختلف شہروں کی ہماری جماعتیں توجہ کریں

یہ خیال متعدد مرتبہ ہمارے دل میں پیدا ہوا ہے کہ جس حال میں قرآن کریم کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا ہمارا فرض عین ہے اور ہم لوگ مخالف فریق میں بھی قرآن پرست مشہور ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اس فرض کی طرف پوری توجہ نہیں کرتے۔ اگرچہ دارالامان ایک معنی سے ہند و پنجاب کے لئے ام القریٰ ہے اور قرآن کریم کی عظمت اور جلال جو دارالامان میں چمک رہا ہے ہند و پنجاب کے دوسرے مقام پر قطعاً نہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن کریم کی معارف و اسرار پھیلنے کے لئے بھی اس زمانہ میں قادیان مخصوص سمجھا جانا چاہئے۔ اس وقت ہمارا روئے سخن اُن لوگوں سے نہیں ہے جو اپنی کوتاہی نظر سے ان امور کو نہیں دیکھ سکتے بلکہ ہمارے مخاطب وہ لوگ ہیں جو ان باتوں کو سچے دل سے مانتے ہیں پس بہت بڑی ضروری بات ہے کہ قرآن کریم کے پڑھنے کے لئے ہمارے احباب دارالامان کی رہائش اختیار کریں لیکن چونکہ ایک کثیر حصہ ہمارے احباب کا ملازمت پیشہ ہے جو ایسا نہیں کر سکتے پس ہماری رائے یہ ہے کہ ہر شہر اور قریہ سے ایک شوقین۔ لائق آدمی تعلیم القرآن کے لئے دارالامان بھیجا جاوے اور جس جس شہر سے آوے وہاں کی جماعت اسکے اخراجات وغیرہ کی متکفل رہے تاکہ وہ اطمینان اور جمع خاطر کے ساتھ قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنے اور بعد فارغ التحصیل ہونے کے اپنے شہر میں جاکر قرآن کریم کا درس شروع کرے اور خدمت قرآن کے لئے کمربستہ ہو ایسی جماعت کی اشد ضرورت ہے مگر افسوس ہے ہمارے احباب نے نہیں معلوم کیوں اس ضرورت کو محسوس نہیں کیا۔ باوجودیکہ ایک پہلو سے کنایۃً اور شاید کبھی صراحتہً بھی ہمارے مخدوم جناب حکیم نورالدین سلمہ ربہ اس ضرورت کو بتلا چکے ہیں بلکہ الاعلام کے عنوان سے نکلا ہوا اشتہار اس ضرورت کو واضح طور پر بیان کرتا ہے ترتیل قرآن کی اشد ضرورت ہے پس ہمارے احباب کو سستی نہیں کرنی چاہئے جناب مولوی نورالدین صاحب کا دم غنیمت ہے زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ہے اس لئے حتی الوسع جلد ممکن ہو اس پاک تحریک پر عمل شروع ہو جانا چاہئے ہم دیکھیں گے کہ کونسی جماعت اس نیک معاملہ میں سبقت کرتی ہے۔

## مسجد احمدیہ امرتسر

ہمارے کسی پہلے اشو میں مسجد احمدیہ امرتسر کی ضرورت پر کوئی مختصر سا ریمارک شائع ہوا تھا۔ جس میں ہم نے اپنے دیگر احباب کو بھی اس کار خیر میں شریک ہونے کی توجہ دی تھی چنانچہ اس راہ میں بیرونجات سے سب سے پہلے قدم اُٹھانے والی منی پور کی پاک جماعت ہے چنانچہ امرتسر سے مسجد احمدیہ کے چندہ کے امین مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر کی جماعت کی طرف سے ہم سے درخواست کرتے ہیں کہ شکریہ کیساتھ اس امر کی رسید دی جاوے کہ منی پور سے معرفت جناب سیٹھ موسیٰ صاحب مندرجہ ذیل رقم چندہ مسجد احمدیہ میں پہنچی ہے۔ جناب سیٹھ موسیٰ صاحب ... مولوی غلام امام صاحب ...

اس مبارک تحریک پر جو منی پور کی جماعت نے عملی طور پر کی ہے ہم اُس کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اب مسجد احمدیہ امرتسر کی تعمیر انشاء اللہ بہت جلد ممکن ہو گی۔ کیونکہ بیرونجات کے احباب کو توجہ ہو چلی ہے۔ چندہ بھیجنے والے احباب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر پشمینہ کٹڑہ اہلووالیاں کے نام روانہ کریں + رسید زر بذریعہ الحکم مشتہر ہو گی۔

## شیخ محمد حسین بٹالوی کی توجہ کیلئے

بنگر اے شیخ نشانہائے خداوند قدیر
چشم بکشا کہ بہ چشم نشانی است کبیر

کچھ عرصہ گذرتا ہے کہ شیخ محمد حسین بٹالوی نے نہایت رعونت اور انانیت کے نشہ میں سرشار ہو کر اپنی اشاعت السنہ میں یہ دعوےٰ کیا تھا کہ ہم نے ہی اشاعۃ السنہ کی ذریعے مرزا صاحب کو بڑھایا تھا اور ہم ہی اُسے گرائیں گے۔ دانشمند اور دور اندیش لوگوں نے تو اس خیال کی سفاہت اور کمزوری کو اُسی وقت ظاہر کر دیا تھا اور شیخ بطالوی کی بیجا شیخی پر اُسی وقت نفریں کی تھی مگر خدا تعالیٰ کو علے رؤس الاشہاد اُسکا یہ خیال اُسکے منہ پر مار کر اُسے انی مہین کا نظارہ دکھانا تھا۔ شیخ بطال نے جب سے یہ خیال ظاہر کیا تھا اُسی وقت سے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا مرزا صاحب کے مشن کو دن دونی رات چوگنی ترقی ہوتی گئی یہانتک کہ اب خدا تعالیٰ کا وہ وعدہ بھی سچ ثابت ہوا کہ جو اُس نے اپنی برگزیدہ سے براہین احمدیہ کی تالیف کے زمانہ میں فرمایا تھا۔ یعنے

## اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا

آج وہ وقت ہے کہ لوگ جوق در جوق حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے اور سلسلہ بیعت میں شامل ہو کر اس [illegible] گئے ہیں [illegible] ایسا تکبر کا بول بولا تھا چنانچہ ہم ذیل میں ایک خط درج کرتے ہیں جو ریاست کشمیر سے آیا ہے اس کے مطالعہ سے [illegible] شیخ بٹالوی [illegible] جو [illegible] ادھر سے پوچھا کرتا تھا آج قادیان کتنے آدمی گئے - آپ ذرا انصاف کو دل میں جگہ دیکر شیخ صاحب ہم کو بتائیں کہ ان کے دعوے کی [illegible] ثابت ہوئی - اشاعۃ السنہ کی [illegible] قادیان [illegible]

مامور من اللہ کی صداقت کا ایک ثبوت قرآن کریم نے یہ بھی لکھا ہے او لم یروا انا نأتی الارض ننقصها من اطرافها کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے آتے ہیں - یہ آیت خصوصیت جناب سید عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے لئے بیان ہوئی ہے کہ اطراف مکہ تو دونوں طرف سے کم ہوتے چلے آتے ہیں جس کا ایک حصہ تو حضرت خیر البشر صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتا جاتا اور ان کو مانتا جاتا ہے - اور دوسرا حصہ جو معاندین اور مخالفین کا ہے وہ تباہ اور ذلیل ہو کر مرتا جاتا ہے جس اس وقت بھی یہی حال ہو رہا ہے - ہمارے مخالفوں کا ایک حصہ تو نکل کر ہمارے ساتھ ہوتا جاتا ہے اور جو [illegible] ذلیل ہو گئے ہیں وہ اپنی کرتوتوں کے [illegible] رہے ہیں اے شیخ بٹالی اب تو آنکھ کھول اور دیکھ لیا واقعی اطراف الارض کم نہیں ہوتی چلی آتیں - پس شیخ بٹالی کا وہ قول گزشتہ سے بڑھکر باوقعت ثابت نہیں ہوا - امسال بٹالوی صاحب کی اس تحریر کا ہم الٹا اثر دیکھتے ہیں اور شاید یہ ان کی ہی کرامت ہو کہ اشاعۃ السنہ میں جب سیدنا مرزا صاحب پر ریویو لکھ کر اخص برکات سے بہرہ ور ہونے کے لئے دعا پر مانگی جاتی تھیں اور مخالفان امام ہمام کے اعتراضوں کے جواب دیئے جاتے تھے اس وقت رسالہ باوقعت تو سمجھا جاتا تھا اور وقت پر اشاعت پذیر بھی ہوتا تھا جب سے علم [illegible] بلند کیا اس وقت سے رسالہ نے الٹی ترقی کی ہے مہینے سے چھ مہینے بعد اور اب تو گرین لینڈ والوں کی طرح شیخ صاحب سالانہ رسالہ نکالنا پسند کرتے ہیں اور جو حالت مجموعی طور پر رسالہ کی ہے وہ بیچارے شیخ کو اندر ہی اندر تپ دق کی طرح کھا رہی ہے - ہاں یہ اثر تو شیخ کی اس تحریر کا ہوا - ہم کسی مبسوط مضمون میں کرامات محمد حسین خوب واضح طور پر ظاہر کریں گے جسمیں پبلک کو محمد حسین کے دعاوی کی اصلیت کا راز کھل جائے اب ہم اس خط کو درج ذیل کرتے ہیں +

## کارروائی جلسہ اشاعت دعوی حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوۃ والسلام

برادر مندرجہ عنوان قبل از انعقاد جلسہ اشتہارات مشتہر ہوئی [illegible] بتاریخ ۱۲ محرم بمقام یاڑی پورہ صحن خانقاہ میں فرش کیا گیا - اور قریب دس بجے متفرق مواضعات سے ۲۹ [illegible] تشریف لا لئے گئے - نماز جمعہ سے پہلے چند اصحاب اور مولوی فضل حق صاحب امام مسجد یاڑی پورہ نے مجمع منعقد کیا - اس مجمع میں [illegible] اشعار مصنفہ امام الزمان پڑھے گئے - یہانتک کہ اصحاب جلسہ مقلدین و غیر مقلدین جمع ہو گئے - ان میں غالب حصہ لوگوں کا وہی تھا - جو کہ ابھی حضرت میرزا صاحب کے دعوے سے نا آشنا تھا - پھر خاکسار کی [illegible] مولوی فضل حق صاحب کھڑے ہو کر وہ نعت [illegible] پڑھ کر سنائی کہ حضرت مسیح نے لیکھرام کے مقابلہ میں تصنیف فرمائی ہے - اتنے میں نماز کا وقت آگیا مولوی فضل حق صاحب نے فرمایا کہ بعد نماز جمعہ کارروائی جلسہ شروع ہونی مناسب ہے یہہ درخواست حاضرین نے منظور فرما کر نماز جمعہ کیلئے تیاری کی چونکہ اس جلسہ میں اکثر احباب وہی تھے کہ جو اہل حدیث سے نہیں تھے - اس لئے راجہ عطاء اللہ خان صاحب وغیرہ راجہ صاحبان مسجد اہل حدیث میں نماز پڑھنے کو گئے کہ حنفیوں نے خاکسار کو کہدیا کہ آج ہماری اور آپ کی کوئی مخالفت نہ رہی - ایک جگہ ملکر نماز پڑھیں - یہہ خوشی کا مقام تھا کہ یہہ ایک اور کرامت میرزا صاحب کی ظاہر ہو گئی کہ یہہ دو فریق جو کہ مدت سے باہم دشمنی اور عداوت کے عادی تھے - یکدفعہ باہم شیر و شکر ہو گئے - چنانچہ خاکسار نے ممبر پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھا - اور کشمیری زبان میں باہمی اتفاق کا ذکر کر کے اہل جلسہ کو وعدہ دیا گیا کہ نماز کے بعد جلسہ منعقد ہوگا - اور ظاہر کیا جاویگا - کہ ایک امام جو موجودہ صدی کا مجدد مبعوث ہوا ہے جسکے بعض حالات آپ کو سنائے جاویں گے اور جس کے حالات کی کافی کیفیت ابھی آپ کے کانوں میں نہیں پہنچی - پھر نماز جمعہ اس کثیر جماعت نے ملکر عجیب شان و شوکت سے ادا کی بعد نماز جمعہ جلسہ کا افتتاح ہوا - یہہ جلسہ عجیب تماشا کا تھا معزز اصحاب رؤسا و جاگیرداران برادران راجہ عطاء اللہ خان صاحب - و نمبرداران و پیر صاحبان کشمیری حاضر تھے پہلے خاکسار کی التماس بموجب شیخ غلام رسول نے کھڑے ہو کر حضرت مسیح الزمان کے چند اشعار پڑھے - پھر خاکسار نے کھڑے ہو کر التماس کیا کہ ہمارے دوست مولوی فضل حق صاحب براہ نوازش ان ضروری مسائل کو بیان فرماویں کہ جو حضرت میرزا صاحب کے دعوے کے متعلق جانتے ہوں - اس پر جناب مولوی فضل حق صاحب نے کھڑے ہو کر مسئلہ وفات مسیح پر تقریر فرمائی چونکہ مولوی صاحب کی تقریر پنجابی میں تھی - اس لئے اکثر حاضرین جلسہ اس تقریر سے مستفید ہونے سے قریبا ناکام رہے کہ وہ کشمیری تھے - لہذا انہوں نے اپنی تقریر کو زیادہ وقت نہ لگایا لیکن مسئلہ وفات پر خوب تقریر کی پھر حسب قرار داد یہ عاجز کھڑا ہوا اور کشمیری زبان میں سنایا گیا کہ مجدد ہر صدی پر مبعوث ہونا خدا تعالی کی مستمرہ عادت ہے - اور اس کی مزید تفصیل سے تقریر کر کے حضرت میرزا صاحب کے بعض حالات ذکر کئے گئے - اشتہار تالیف براہین حضرت صاحب کی کچھ سوانح اور معجزات کا ذکر اجمالاً - لیکھرام والی پیشگوئی کا ذکر تفصیلاً کیا گیا - یہہ بھی سنایا گیا کہ حضرت امام کس کس پہلو سے مخالفین پر اتمام حجت کر رہے ہیں - اسی طرح مفصل تقریر ہوئی جسکا اثر حاضرین پر بفضلہ تعالی نے خوب ڈالا - اور راجہ عطاء اللہ صاحب نے ایک تحریری شہادت مرتب کی تھی جس میں تمام قصہ لکھا گیا کہ کس طرح خواب کے ذریعے ان پر حضرت امام کی صداقت کھلی - وہ سب پڑھی گئی - اس کے اثر سے حاضرین بہت سخت متاثر ہوئے - غرضکہ اس مجلس کا اثر بہت ہی خوب تھا خاکسار نے شرائط بیعت بھی ممبر سے لوگوں کو سنائی - حضرت امام کے سفر

معجزات نبویہ کے تذکرہ سے حاضرین کے دل ہل گئے نہایت لوگ جوق در جوق داخل بیعت ہونے لگے۔ چائے کا انتظام راجہ عطاء اللہ خان صاحب نے پہلے ہی سے کر رکھا تھا جو کہ تمام لوگوں کو دیا گیا۔ پیا گیا۔ بعدہ خاکسار نے ممبرے انجمن کردہ تقریر پڑھی۔ جو کہ از جانب یار محمد خان صاحب فرزند راجہ عطاء اللہ خان مرتب ہوئے تھے بعد اس کے نماز عصر کی اذان ہوئی اس جماعت نے کہ خاکسار نے عصر کی نماز پڑھائی بعد نماز جلسہ برخاست ہوا۔ اور لوگ حسب اجازت راجہ صاحب سے بیعت حضرت میرزا صاحب لینے لگے۔ یہاں تک کہ شام تک ہی قریب اسی آدمی داخل بیعت حضرت میرزا صاحب ہو گئے۔ اس جلسہ میں اسلامی عظمت بہت خوشنما نظر آتی تھی۔ لوگ راجہ صاحب کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے تھے۔ اور یہ خاکسار بیعت کی تلقین کرتا تھا بیعت شدہ لوگوں کے نام رپورٹ کے ذیل میں درج کئے گئے ہیں۔ اور تمام حاضرین جلسہ کی تعداد عام و خاص قریباً تین سو تھی۔ خواص تو معمولی تعداد کے تھے۔ اور زمیندار لوگ بہت تھے لیکن امّی زمینداروں کو بھی خوب سمجھ آگئی اور یہ بڑی خوشی ہوئی کہ میرزا صاحب کی کرامت سے۔ فرقہ اہل حدیث۔ اور حنفی متفق ہو گئے۔ خدا تعالیٰ ان کو توفیق دیوے اور کسی مخل کے وسوسہ سے کوئی خلل نہ پیدا ہووے۔

آمین ثم آمین۔

## اسمائے مبائعین حضرت میرزا صاحب از روز جلسہ

اہل بیت راجہ عطاء اللہ خان صاحب جاگیردار و رئیس اعظم پاڑی پورہ

سلطان محمد خان معہ اہل و عیال پاڑی پورہ

راجہ محمد افضل خان صاحب جاگیردار معہ اہل و عیال پاڑی پورہ

یار محمد خان صاحب و عبد الرحمن خان فرزندان راجہ عطاء اللہ

راجہ محمد اکبر خان صاحب برادر راجہ عطاء اللہ خان صاحب پاڑی پورہ

ولی محمد خان صاحب فرزند محمد اکبر خان پاڑی پورہ

محمد علیخان ״

یار محمد خان کھکہ پاڑی پورہ

عبد الرحمان خان ایضاً

مدو خان کھکہ ״

عبد العزیز صاحب تیلی ״

محتشہ پنڈت صاحب نمبردار پاڑی پورہ

خواجہ محی الدین ناک پاڑی پورہ

دوست محمد خان ״

عبد اللہ خان مہمہ ״

عبد الصمد میر

عبد القادر رنگریز ״

عنایت اللہ خان حکیم براہ

جمال بٹ براہ

عبد اللہ لون براہ

امیر خان براہ

پیر خان براہ

فقیر محمد اوان پاڑی پورہ

نصر خان مغل ״

شاہمیر خان ״

حبیب خان مغل ״

اہلیہ ہائے راجہ محمد حیدر خان صاحب معہ دختر ۲

اہلیہ مولوی فضل حق صاحب امام مسجد

نجب خان ترک براہ

محمد اکبر خان صاحب ولد عنایت اللہ خان صاحب معہ اہلیہ پاڑی پورہ

زبردست خان صاحب جاگیردار برادر زادہ راجہ صاحب نونہ مئی

عبد العزیز میر پاڑی پورہ

محمد خان پٹھان ״

عبد اللہ فرزند عبد الکبیر خواجہ صاحب پاڑی پورہ معہ والدہ خود

محمد ایوب و ملک امان و یعقوب فرزندان محمد فضل خان

اہلیہ غلام رسول شیخ شوپیان ماتلو

عبد الرزاق صاحب درویش وان گنڈ

حبیب اللہ فرزند محمد علی پاڑی پورہ

نیاز محمد ״

محمد خان کیوا ״

حکیم لسہ شاہ صاحب مٹی مرگ

شیخ غلام احمد صاحب مالکن پورہ

محمد عثمان صاحب درویش نوس

حیات بٹ پاڑی پورہ

عبد اللہ خان ملازم محمد افضل خان

غلام رسول صاحب سوداگر بوگام

سیف الدین مٹی لوگ

عبد الصمد صاحب بوگام

رمضان پڑی ہوم

خضر جو تیلی پاڑی پورہ

عبد الاحد ناک ״

منگن سیاہی ״

محتشہ جو تیلی ״

عبد الاحد تیلی ״

اسد جو تیلی ״

عبد العلی تیلی ״

غلام احمد ولد عبد العزیز

غلام رسول تیلی ״

غلام محمد ولد خضر جو ״

عبد الرحمان ولد محمد رمضان ״

عبد السبحان صاحب کالہ درنگ وغیرہ عورات و اطفال۔

**الحمد للہ علیٰ ذالک**

الغرض یہ جلسہ عجیب شان سے ختم ہوا۔ **الحمد للہ رب العلمین۔** بیشک **واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون۔**

**الراقم**

خاکسار عبد اللہ از مقام پاڑی پورہ۔ ملک کشمیر

سکرٹری جلسہ ۷ جون ۱۹۰۶ء

## آریہ سماج میں کم چخ

آریہ سماج کے اخبارات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آج کل آریہ سماج میں عجیب طرز سے مخالفت ہو رہی ہے۔ دو فریق بنے ہوئے ہیں ایک کلچرڈ پارٹی کے نام سے پکارا جاتا ہے اور دوسرا مہاتما پارٹی کہلاتا ہے۔ مہاتما پارٹی کے دو آرگن دہرم رکھشک اور ست دہرم پرچارک ہماری نظر سے بھی گذرتے ہیں کلچرڈ پارٹی پر جسقدر الزام لگاتے ہیں ان کی اصلیت کچھ تو معلوم ہوتی ہے بہر حال ہم کوئی فیصلہ نہیں دینا چاہتے کہ کلچرڈ سچے یا مہاتما جھوٹے ہیں۔ مگر اس میں شک نہیں ہے کہ یہ مخالفت اصل سر ان کو کھول دیگی اور اسلئے ہم نہایت صبر اور استقلال کے ساتھ اس خانہ جنگی کے نظارے دیکھ رہے ہیں دیکھیں نتیجہ کیا ہوتا ہے ہم کو خیال لگا ہوا ہے کہ **مخالفوں میں پھوٹ والی صلا** یہاں بھی اگر اپنا کرشمہ دکھا رہی ہو تو کیا تعجب ہے۔ بہر حال نتیجہ ضرور قابل دید ہوگا۔

# اسلامی خبریں

**یکم محرم** کو ۱۳۱۶ ہجری المقدس کے آغاز کی تقریب میں حسب دستور قدیمہ امیر المومنین نے محل لب ہمایوں میں شاہانہ دربار منعقد فرمایا جس میں تمام وزراء اور اعلیٰ عہدہ داران ملکی - فوجی و بحریہ کو شرف ملازمت عطا فرمایا گیا - امیر بحر خدیو مصر - غازی مختار پاشا - گورنران صوبجات - کمانڈران جیوش اور عثمانیہ سفراء اور دیگر ہواخواہاں و جاں نثاران خلافت سنیہ نے مبارکباد کے تار خدمت سلطانی میں ارسال کئے تمام سفراء کے ترجمانوں نے در دولت پر حاضر ہوکر اپنے اپنے سفیروں کی طرف سے مبارکباد کا پیغام عرض کیا۔

**تھیسلی** سے ۱۷ اور ۲۲ مئی کے درمیان تیس ہزار ترکی فوج ممالک محروسہ کو روانہ ہوئی - یہ پچھلے ہفتہ لکھا جا چکا ہے کہ جون تک کل فوج واپس آگئی تھی - ستر ہزار فوج سمندر کے راستہ بندر ددلو سے روانہ ہوئی تھی - اور باقیماندہ خشکی کے راستہ - جن سپاہیوں کے گھر یورپین ٹرکی میں تھے - اُن کو سالونیکا میں جو بلاد جیسے ایشیا میں تھے - انہیں سمرنا وغیرہ دردنیلز میں اُتارا گیا - جو افواج بندر ددلو سے سوار ہوئیں اُن کے ساتھ کئی باتریوں کے علاوہ فوج سواراں کے دس ہزار گھوڑے بھی تھے یا نیا (صدر مقام ایپرس) اور دوم ارو کی جو فوج تھی وہ پہلے مناسطر گئی اور وہاں سے ریل پر سوار ہوکر براہ "سالونیکا" یدی نماج اندریانوپل اپنے مستقر کو پہنچی - بدوران تخلیہ سالونیکا کے سٹیشن سے آٹھ آٹھ ٹرینیں معہ اسلحہ و سامان حرب اور خیام وغیرہ اور دو دو تین تین باتریاں یعنی تقریباً آٹھ آٹھ ہزار فوج معہ کل سامان یومیہ ٹرینوں پر سوار ہوتی رہیں اتنی فوج ایکدن میں گذشتہ سرحدی محاربہ میں بھی مقام مقصود کو نہیں بھیجی جا سکی تھی -

**اعلیٰ حضرت شاہ ایران** نے نصوحی بک امپیریل عثمانیہ کمشنر متعینہ صوفیا (صدر مقام بلگیریا) کو نشان خورشید کے طبقہ کی حمائل عطا کی ہے -

**حلب** کے قریب موضع ارسلان طاش میں زمین سے سنگ مرمر کی ایک بڑی سل جس پر پرانے زمانے کی شکلیں بنی ہوئی اور دو اسپ سواروں کی تصویریں برآمد ہوئی ہیں - رتھ میں کوئی شخص سوار ہے - یہ سل بہت قدیم زمانہ کی معلوم ہوتی ہے - جیسے بحفاظت تمام قسطنطنیہ کے جدید عجائب خانہ نوادرات و آثار قدیم میں بھیجا جائیگا - اس عجائب خانہ کے مفصل حالات لیڈی میکس مولر صاحبہ نے اپنی کتاب قسطنطنیہ میں درج کئے ہیں - کتاب مذکور کا ترجمہ دفتر وکیل سے دستیاب ہو سکتا ہے -

**امیر المومنین** نے جرمنی کے ولی عہد کے جنرل عبد اللہ پاشا کے ذریعہ طبقہ امتیاز کا نشان مئی کے وسط میں ارسال فرمایا تھا - جنرل ممدوح کو بتاریخ ۲۲ مئی قیصر ولیم نے شرف ملاقات بخشا -

**دیوان** - ہمایوں کے کلرک جی رائف بک ۱۲ مئی کو اس دار فانی سے رحلت کر گئے - یہ صدمہ اُن کی حرم محترم سے برداشت نہ ہو سکا - اور دوسرے دن ہی اپنے مرحوم شوہر سے جا ملیں - انا للہ و انا الیہ راجعون -

**جواد بک** - برلن کے نائب عثمان بک کی واپسی کی خبر پچھلے ہفتہ درج ہو چکی ہے - بک موصوف کو زار نے صرف دستخطی خط ہی نہیں دیا تھا - بلکہ امیر المومنین کے لئے ایک چھڑی - جس کا قبضہ مرصع بجواہر ہے - چاء نوشی کے طلائی و نقرئی ظروف کئی بیش قیمت گلدان اور دیگر اشیاء بطور ہدیہ روانہ کی ہیں -

**ہز ایکسیلنسی** صالح منیر بک عثمانیہ سفیر متعینہ پیرس نے ۱۲ مئی کو عالیشان دعوت کی جس میں دیگر معززین کے علاوہ پریسیڈنٹ فرانس کی لیڈی صاحبہ - وزیر صیغہ خارجیہ ایم ہانوٹو - اور کئی دیگر سفراء مدعو تھے - کھانے کے بعد سفیر موصوف نے شاہانہ دربار کیا +

**تھیسلی** سے دو مسلمان یہودی خاندان ٹرکی کو ہجرت کر آئے ہیں حسب الحکم سلطانی مخصوصہ کمپنی نے ایک جہاز بلا کرایہ اُن کے لئے خاص کر دیا تھا -

**یلدز بازار** میں ۱۰ مئی کو ۸ ہزار پیاسٹر - ۱۶ مئی کو ۲۹ ہزار پیاسٹر اور ۲۲ مئی کو ۱۷ ہزار پیاسٹر کی اشیاء فروخت ہوئیں

**جدہ** میں طاعون کی بیخکنی ہو جانے سے ترکی گورنمنٹ نے ۱۹ مئی سے حجاز کے سواحل سے آنے والے جہازوں کا قرنطینہ جو دس روز کا میعادی تھا موقوف کر دیا ہے -

**قسطنطنیہ** کے اسلامی آبادی استنبول کے محلہ اُن کپو میں ۱۹ مئی کو آتش زدگی سے ایسی تباہی برپا ہوئی کہ کئی برسوں سے ویسی مصیبت اہل شہر پر نازل نہیں ہوئی تھی - کل ۱۴۳ مکان جو کہ سب چوبی تھے بالکل خاکستر ہوگئے - ان میں بڑے بڑے محل - ۱۷ دوکانیں - اور اسٹوار - ایک مسجد - اور ایک کارخانہ روشنی بھی تھا - تقریباً ۳۰ ہزار پونڈ مالیت کی جائداد تباہ ہوئی ہے جس میں سے صرف دسواں حصہ بیمہ شدہ تھی

**واشنگٹن** (صدر مقام صوبجات متحدہ امریکہ) کی عثمانیہ سفارت کے متعلقین اب تک ایک کرایہ کے مکان کی نچلی منزل میں رہتے تھے - ترکی گورنمنٹ نے اس کے لئے اب ایک سالم عالیشان مکان کرایہ پر لیا ہے - +

**خلف رشید** ایسے ہوتے ہیں - پیرس کے محلہ لمارک میں ۱۸ مئی کو دو ترک لڑکے جن میں سے ایک کی عمر چودہ اور دوسرے کی دس برس ہے گھر گھر پھرتے پائے گئے - وہ کندھوں پر بڑے بڑے بقچے اٹھائے ہوتے تھے - اُن کی ہیئت کذائی دیکھ کر پولیس کو اُن کی طرف توجہ ہوگئی - مگر جب سوال کیا گیا تو اُن کی زبان جو ترکی تھی نہ سمجھی جا سکی - آخر بصد دقت تھانہ پہنچ کر کسی ترکی دان کی مدد سے معلوم ہوا کہ وہ اپنے باپ کی تلاش میں قسطنطنیہ سے آئے ہیں - اُن کی ماں نے انہیں فرانس بھیجا ہے - جس بیچاری کو صرف اس قدر علم تھا کہ اُس کے خاوند نے ایک دفعہ اُسے لمارک سے خط لکھا تھا - اُس نے اپنے بچوں کو اس لمبے سفر کے لئے قمیصوں - ٹوپیوں جرابوں وغیرہ قسم کے کپڑوں اور کھانے کی خشک چیزوں کی وافر مقدار ساتھ دے دی تھی لمارک میں کسی ترک کا پتہ نہیں ملا - اب پولیس شہر کے دوسرے حصوں میں اُن کے والد کی تلاش کر رہی ہے - بیوی نے اپنے شوہر کے لئے بھی نفیس ملبوسات بھیجے ہیں -

# قادیان دارالامان کی مقامی ضرورتیں

## قابل توجہ گورنمنٹ

پچھلے نمبر میں جو مضمون ہم نے پولیس اتھارٹیز کی توجہ کے لئے حاکم علی کنسٹیبل متعینہ قادیان کی بیہودہ حرکات کے متعلق لکھا ہے اس نے اس امر کی ضرورت ہمیں محسوس کرائی ہے کہ قادیان میں بعض مستقل انتظامی امور کا لحاظ مدنظر رکھکر مستقل طور پر ایک پولیس گارڈ رکھی جاوے اور ایک رجسٹرار اور آنریری مجسٹریٹ بھی مقرر ہو۔ ابھی ہم اس امر کا فیصلہ دینے کے لئے طیار نہیں ہیں کہ رجسٹریشن اور آنریری مجسٹریٹ کی خدمات کس شخص کے سپرد ہوں فی الحال ہم اس ضرورت کو جسے خود محسوس کرتے ہیں گورنمنٹ پنجاب کو محسوس کرانا چاہتے ہیں +

قادیان جیسا کہ تواریخی مراسلات سے پتہ لگتا ہے کسی وقت خاندان مغلیہ کے بعض ممبران کی رہائش گاہ بھی اور بجائے خود یہہ صوبہ سمجھا جاتا تھا جسکے متعلق بہت سے دیہات تھے اور خود قادیان میں ایک حفاظتی پولیس اوس زمانہ کے طریق پر رکھی رہتی تھی۔ اور حفاظت شہر کے لئے فصیل بھی تھی جسکے آثار اب تک بھی پائے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ انگلشیہ کے عہد معدلت مہد میں بھی قادیان میں تحصیل رہی ہے اور پھر پولیس کی ایک گارڈ بھی رہتی رہی ہے مگر بعد میں گورنمنٹ نے بعض مصلحتوں کے لحاظ سے تحصیل اور پولیس گارڈ کو اٹھا لیا۔ ان ساری باتوں پر ایک نظر کرنے کے بعد یہ بات تو آسانی کے ساتھ سمجھ میں آسکتی ہے کہ قادیان میں کسی وقت اس امر کی ضرورت سمجھی جاتی تھی کہ پولیس اور مجسٹریٹ یہاں رہے جو ضرورت اوسوقت تھی اوس سے کہیں زیادہ اب ضرورت ہو گئی ہے کہ یہاں رجسٹریشن اور آنریری مجسٹریٹ کا ایک محکمہ ہو اور پولیس گارڈ بھی رکھا جاوے۔ ان سب ضرورتوں پر ہم مستقل طور پر شرح و بسط کے ساتھ بحث کریں گے + فی الحال اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں کہ ان معاملات میں جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس اعظم قادیان کی رائے مقدم اور واجب التعمیل سمجھی جانی چاہیے جسکے لئے ہمارے پاس کافی سے زیادہ وجوہات ہیں کوئی اس سے ہمارا یہ مطلب نہ سمجھے کہ مرزا صاحب آنریری مجسٹریٹی یا رجسٹریشن کا کام چاہتے ہیں یا ہماری غرض ہے کہ اونکو یہ عہدے دئے جاویں قطع نظر اس بات کے جناب مرزا صاحب ہر طرح سے کیا بلحاظ خاندانی شرافت اور کیا بلحاظ خدمت گورنمنٹ اور کیا بلحاظ ذاتی وجاہت اور قابلیت کے ہر طرح سے ان منتہم بالشان عہدوں کے فرائض کو ادا کر سکتے ہیں اور وہ مستحق بھی ہیں اور ان سے بڑھ کر کوئی معتمد ہیں۔ راستبازی اور عدل اور انصاف کو کام فرمانے والا شاید دوسرا آدمی بھی نہ ملے مگر جناب موصوف تو ان جھگڑوں بکھیڑوں سے کوسوں بھاگتے ہیں اور نفرت کرتے ہیں اور ایک لحظہ کے لئے بھی وہ انکو قبول نہ کریں اور خواہش کرنا تو ایک بڑا کام ہے۔ مرزا صاحب کے سپرد جو کام آسمانی گورنمنٹ کی طرف سے ہوئے اوس سے بڑھ کر اور کیا عہدہ اور اعزاز ہو سکتا ہے بس یہہ بالخصوص یاد رہنا چاہیے کہ ہماری ہرگز ہرگز یہہ مراد اور غرض نہیں کہ مرزا صاحب کو یہہ عہدے دے جاویں بلکہ اگر ہم ایسا فعل کریں تو لاریب جناب مرزا صاحب کی شان میں گستاخی ہے۔ ہمارا مقصد اور مطلب صرف اسقدر ہے کہ ایسے عہدوں کی اگر قادیان میں رجسٹرار مقرر کیا جانا تجویز ہو مجسٹریٹ مجوز ہو تو اسپر جناب مرزا صاحب کی رائے قابل قدر سمجھی جاوے کیونکہ اینکی بجائے خود یہہ حقوق مرزا صاحب کے ہیں دوسرے مغل خاندان کے معزز ترین ممبر بھی آپ ہی ہیں جو قادیان کا فخر اور زینت ہیں تیسرے اونکو ایک عظیم الشان اور کثیر التعداد جماعت اپنا امام اور پیشوا مانتی ہے +

غرض ان امور کو زیر نظر رکھکر ہم کہہ سکتے ہیں کہ جناب ممدوح کی رائے کا استصواب بہت ضروری ہے اگر ممکن ہوا تو ہم جناب مرزا صاحب کی رائے ان عہدوں کی قادیان میں ضرورت کے متعلق حاصل کرنے کی کوشش کرینگے اور بذریعہ اخبار گورنمنٹ تک پہونچا دیں گے۔ بہرحال ہم ان ضرورتوں پر مفصل مضامین شائع کریں گے۔

# ہماری مخالف پارٹی میں کھلبلی

پچھلے ہفتہ جو آرٹیکل ہم نے حاکم علی کنسٹیبل کے متعلق لکھا ہے اوسکی اشاعت پر جو چہ میگوئیاں ہماری مخالف پارٹی میں ہوئی ہیں اونکی مفصل رپورٹ ہمارے پاس آچکی ہے جسکو ہم نے محفوظ رکھ لیا ہے اور عند الضرورت اوسے شائع کرینگے۔ بداندیش مخالفوں نے جب کوئی راہ گریز نہیں دیکھی تو آخر وہ اس بات پر اتر آئے ہیں کہ بیہودہ اور فضول۔ دھمکیوں سے ہم پر کسی قسم کا اثر ڈالکر ہماری قلم اور زبان کو روکیں وہ خوب یاد رکھیں کہ وہ ہم کو نقصان پہنچانے اور اذیت دینے کی جسقدر کوششیں اونکے ذہن میں ہیں کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نکریں۔ پھر دیکھیں کہ پانی کے مارنے کو پاپ کسقدر مہان بلی ہوتا ہے ہم پولیس کے ہتھکنڈوں اور شعبدوں سے ناواقف نہیں۔ ہم ناجائز رعب اور فضول شیخی بازی کی حقیقت کو خوب تاڑ جانے والے ہیں یہہ کرشمے ہم نے ایک عرصہ دراز تک دیکھے ہیں پھر ان باتوں کا ہم پر کیا اثر ہوگا خاک بھی نہیں۔ ہم مخالف پارٹی کو چیلنج کرتے ہیں کہ جیسا ہم نے وعدہ کیا ہے ہم اون کی کرتوتوں کو ایکبار گورنمنٹ پنجاب کے سیر تک پہونچا دیں گے پھر جو نتیجہ ہوگا وہ دیکھا جاویگا + وہ ہم سے مایوس رہیں کہ ہم نہ تو اونکے بیجا رعب میں آسکتے ہیں اور نہ اونکے طبع زاد باتوں کو کچھ وقت دے سکتے ہیں + ہماری جو خط وکتابت ڈپٹی انسپکٹر صاحب بہادر اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور و جناب صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور سے ہو رہی ہے اونکے نام جو رجسٹری خطوط ہم نے ارسال کئے ہیں اونکی رسیدیں ہمارے پاس پہونچ چکی ہیں۔ اور ہم کو کامل وثوق اور امید ہے کہ انشاء اللہ ہم اپنے مقاصد میں کامیاب ہونگے۔

# قادیان میں قابل ٹیکس کتنے آدمی ہیں

تشخیص ٹیکس کے لئے جو طریق معززین ہم اوسپر فی الحال کوئی رائے زنی نہیں کرنا نہیں چاہتے لیکن ہاں ہم یہ چاہتے ہیں کہ وقتاً فوقتاً افسران تشخیص ٹیکس کو انفرمیشن دیتے ہیں اس لئے ہم عنقریب کوشش کرینگے کہ تحصیلدار صاحب بٹالہ کو قادیان میں ٹیکس دینے والوں اور دوسرے متمول آدمیوں کے حالات اور ذرائع آمدنی سے مفید اطلاع دیں اور ہم امید کرتے ہیں تحصیلدار صاحب ہم کو ایسی واقفیت کے حصول کے لئے مناسب اور جایز امداد دینے میں دریغ نہ کرینگے +

## [illegible]

جو [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]

الحمد للّٰہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین
والصلوٰۃ والسلام علٰی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ
اجمعین اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم
بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم انما کان قول المومنین
الی الآیۃ (سورۂ نور)

حقیقت مومنوں کو اللہ اور اوسکے رسول کی طرف بلایا جائے کہ اللہ اور اوسکا رسول اونمیں فیصلہ کرے تو اونکی بات یہہ ہو کہ وہ کہدیں ہم نے سنا اور مانا ایسے ہی لوگ ہیں جو بامراد ہوتے ہیں اور جو لوگ اللہ اور اوسکے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور اوسکا خوف کہاتے اور تقوی اللہ اختیار کرتے ہیں وہ وہی لوگ ہین جو بامراد ہوتے ہیں۔

اس آیت سے پہلے اون لوگونکا ذکر کیا ہے جو اللہ اور رسول کے فیصلے پر سچے دل سے راضی نہیں ہوتے۔ اور نہیں چاہتے کہ اونکی مرضی کے خلاف اللہ اور اوسکے رسول کا فیصلہ ہو وہ اپنی ہوائے نفس کے مقابلہ میں اللہ رسول کے فیصلہ کو ترجیح نہیں دیتے اور اپنی ذاتی اغراض اور خدمات کو چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔ ان لوگوں کے ذکر کے بعد اوس فریق کا ذکر ہے جو اللہ اور رسول کے فیصلے پر انشراح صدر فراخدلی سے کہتے ہیں ہم نے سنا اور مان لیا۔ ایسے لوگوں کے لئے خدا تعالیٰ نے دو انعام فرمائے ہیں۔

فلاح اور فوز یعنی دین و دنیا میں فائز المرام اور بامراد ہونے والے۔ ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے فلا وربک لایؤمنون الایۃ تیرے رب کی قسم ہے کہ کبھی ایمان ان کو ایمان نصیب نہیں ہو سکتا جب تک تجھے تمام نزاعوں میں حکم قرار نہ دینگے اور یہی کہ طوعاً و کرہاً تیرے فیصلے پر اظہار رضامندی کریں اور گلے پڑا ڈھول بجانے والا معاملہ ہو نہیں نہیں۔ تیرے فیصلے اونکی دلوں اور سینوں میں تنگی نہ کرے بلکہ نہایت فراخدلی اور انشراح صدر سے اوسے مان لیں اور اس فیصلے کے تسلیم کرنے میں ایک بے اندازہ لذت اور حظ محسوس کریں مگا عمل

اور [illegible] [illegible] جائیں [illegible] [illegible] ایسا ایمان تو [illegible] انسان [illegible] اپنے [illegible] [illegible] پر ایمان [illegible] [illegible] لذت [illegible] نہیں ہو سکتی اور [illegible] نہیں پا سکتا [illegible] [illegible] انسان کا کام [illegible] [illegible] [illegible] ولے سالار [illegible] [illegible] [illegible] کہ وہ نہایت امن و آرام سے اپنے گھر میں خوش بیٹھا ہوگا اتنے میں امام الوقت حکم دیگا کہ گھر چھوڑ دو اس عالم میں وہ بے غرض آسائش پر ایک بجلی گرتی دیکھے گا مگر چونکہ اس حکم کی خوبی اور مصلحت اور وہ لذیذ اور مسرت مجسم نتیجہ جو اس کی تعمیل کی تہہ میں ہے یعنی عقل اور سطحی ذاست اور کسی چھوٹی میزان سے وزن نہیں ہو سکتا اور کوئی عام پیمانہ اوسکو ناپ سکتا ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ وہ عذر کرے اور لیت و لعل کرکے انکار کرے۔ مگر وہ اس خوبی اور مصلحت کو سمجھ کیونکر سکتا ہے وہ آسمانی نہیں۔ مامور نہیں بس اوسکا انکار یا عذر اونکو فلاح اور فوز کی راہوں پر نہیں چلا سکتا بلکہ برخلاف اوسکے وہ اوسکو فسق کی ہلاک کرنے والی راہ پر لیجاتا ہے اسی لئے قرآن کریم نے ایسے لوگوں کو فاسق قرار دیا ہے جو امام وقت کی اطاعت سے سر پھیر دیتے ہیں اگر برادری کے خیال اور سوسائٹی کے لحاظ سے کوئی عذر بھی نکرے اور مان بھی لے لیکن وہ انشراح صدر جو ایک سچے مومن کو ایسے وقت تعمیل حکم اور سر تسلیم خم کرنے میں ہوتا ہے نہو۔ تو پھر بھی استحقاق ثواب حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ رضامندی اور تسلیم امام الوقت کے احکام کی خدا تعالیٰ کے لئے نہیں بلکہ سوسائٹی اور برادری لحاظ کے سبب سے مامور کی طرف سے حکم ہوگا فلاں جگہہ جاؤ اسلئے کہ مصلحت وقت یہی ہے مگر وہ سمجھتا ہے کہ وہاں جانا وبال جان ہے کبھی امام الوقت کہتا ہے کہ ساری جائداد دیدو مگر وہ مصلحت نہیں سمجھتا۔ غرض مامور کی راہ میں سینکڑوں کام ایسے پیش آئیں گے کہ وقتاً فوقتاً اس کی طرف ارشاد ہوگا اگر کوئی اس آیت کے منشا کے موافق ایمان اپنے اندر نہیں رکھتا کہ جب اللہ اور اوسکے رسول نے حکم دیا تو کہے کیوں صاحب اسمیں کیا بھید ہے یا ہمکو ذرا مہلت دی جاوے۔ ہمارے باغوں میں ابھی پھل آیا ہے۔ یا بال بچے بیوی دوستوں کی

محبت کا رشتہ اور [illegible] [illegible] [illegible] قسم کے عذرات امام الوقت کے حکم کی تعمیل میں سد راہ ہوں لازمی طور یاد رکھو کہ وہ مومن نہیں ہے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ سنتے ہی کہنا چاہئے حضور ہم نے سن لیا اور ضرور ضرور آپکی اطاعت کرینگے۔ اس قسم کے واقعات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی پیش آئے میں لعلی آیا حضور ذرا مہلت دیں۔ فلاں کام سنبھال لوں بیوی بچے رستے میں اونکا ذرا انتظام کر لوں۔ اللہ تعالے نے ایسے لوگوں کی نسبت گواہی دی کہ ان کے دل میں ضعف اور مرض ہے اور وہ درحقیقت ان عذروں کے آڑ میں فرار کرنا چاہتے ہیں تاریخ شہادت دیتی ہے کہ ایسے عذر کرنے والوں سے کچھوں سے کوئی کام نہیں ہوا اب اس سے آگے جو آیت شروع ہوتی ہے یعنی استخلاف کی آیت اس سے یہہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ جن لوگوں نے امام وقت کے نصایح اور فرامین کو اپنے نصایح اور ہوائے نفس پر مقدم کیا اور شرح صدر سے اونکی آواز سنتے ہی سمعنا واطعنا بول اٹھے انہیں اس عالم میں کیا نتائج ملے۔ وعد اللہ الذین کی آیت ایک عظیم الشان آیت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو ایمان اور اعمال صالحہ کریں مختصر الفاظ میں یہ کہو کہ جو لوگ سمعنا واطعنا کہدیں اونکے لئے فلاح اور فوز دو عظیم الشان انعام ہیں یعنی تم لوگوں میں سے جو اللہ اور رسول کے حکم کے آگے سر رکھدیتے ہیں اوسکی مصلحت کو مقدم سمجھتے ہیں اور تمام ہوائے نفسانی کو کچل دیتے ہیں اور فوراً اوس ایمان کے متعلق عمل درآمد کرنے لگتے ہیں جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمان کا رنگ رکھتا ہے۔ وہ ضرور بادشاہ بن جاوینگے پہلا نمونہ سمعنا واطعنا کا خود رسول کریم نے دکھلایا کہ جب حکم ہوا وانذر عشیرتک الاقربین آنحضرت شرح صدر سے اس حکم ہونے کی تعمیل پر کمر بستہ ہو گئے اور اپنی جان آبرو اور مال کا کوئی پاس و ہراس نہ کرکے عرب جیسی نڈر خونریز قوم اور اپنی برادری کے آمادہ ہو گئے اس سے دل کانپتا رہتا ہے کہ کتنا بڑا کام تھا جو حضور علیہ السلام کو سپرد ہوا اور پھر کس ترتیب اور متانت سے آپنے اس کی تعمیل کی۔ اور اپنے مصالح کو مقدم سمجھ کر عذر کرنے اور قریش کی خونی قوم کے تصور سے ڈر کر تبلیغ کو مصلحت وقت کے خلاف قرار دیتے

باقی آئندہ

# ہمارے معاصر

اس عنوان کے تحت میں وقتاً فوقتاً ہم اپنے معاصرین کی اون تحریروں پر نوٹس لیا کریں گے جو ہمارے مشن کے متعلق ہوا کریں گے۔

(ایڈیٹر)

**سراج الاخبار** | ۱۳ رجون ۱۸۹۸ء کے سراج الاخبار نے امہات المومنین کے عنوان سے ایک مراسلت شایع کرتا ہے جس میں ایڈیٹر مضمون نویس نے حضرت اقدس جناب مرزا صاحب سلمہ ربہ کے میموریل متعلقہ امہات المومنین کی تصدیق کی ہے۔ اور پنجاب کی انجمنوں کو جو اپنے فرایض میں سے مقدم اور معظم فرض مخالفین مذہب اسلام کے اعتراضوں کے جواب بیان کیا کرتے ہیں خوب آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ مراسلت نویس نے اس میں اس امر کو کھول کر بیان کیا ہے کہ اس مدعا کے لئے گورنمنٹ کے پاس میموریل بھیجنا کبھی بھی اس صدمہ کی تلافی نہیں کر سکتا جو اوس شوخ مولف نے تالیف کتاب اور اسکی ایک ہزار جلدیں مفت تقسیم کرکے مسلمانوں کو پہونچایا۔ اخبار مذکور کا کارسپانڈنٹ اس امر پر بھی زور دیتا ہے کہ میاں محمد حسین بٹالوی کو ایک ہزار روپیہ انعام دینے کا اعلان دینے کی کیا ضرورت تھی۔ اور پھر اب ایسی کتاب کا جواب دینے کے لئے سب سے اوّل اونہیں کو طیار ہونا چاہیے۔ الغرض ایک مراسلت میں اوس رنج و تکلیف کا اظہار کیا ہے جو امہات کی بد ذات مسلمانوں کو پہونچ سکتی، ممکن تھی اور جو بہر میموریلیز کے بھیجنے پر مستزاد ہو سکتی تھی۔ یہہ درد اور بھی بڑھ گیا ہے جب سے کہ ایسے خیر خواہان مذہب کو یہہ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ اس میں کچھہ دخل نہیں دے سکتی۔ اس میں کچھہ شک نہیں کہ اس سے سخت رنج پہونچ چکا ہے مگر گورنمنٹ کا جواب ہر پہلو سے بے لگاؤ اور انصاف پر مبنی ہے بلکہ ایک پہلو سے مسلمانوں کے لئے مفید کیونکہ اب اونکو یہہ موقع حاصل ہے کہ وہ جواب شایع کریں۔ چنانچہ وہ وقت آیا ہے کہ اسلام کا سچا ہمدرد و مجدد الوقت جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی عیسائیوں کی ۶۰ سالہ کوششوں پر کسر صلیب کے لئے پانی پھیر دیگا۔ اور اون جملہ اعتراضات کا جواب نہایت معقولیت اور تہذیب سے دیگا جو آجتک ناعاقبت اندیش عیسائی مصنفوں نے اپنی مختلف تحریروں میں کئے ہیں اس سے پیشتر کہ ایسی کتاب تالیف ہو جناب مرزا صاحب ممدوح ابلاغ اور اتمام حجۃ کی خاطر البلاغ یا فریاد درد نام ایک مفصل اشتہار جو ایک خاصی کتاب ہے شایع کریں گے۔ اور جو عنقریب انگریزی اور اردو میں شایع کی جائیگی البلاغ سعادت مندوں اور پست فطرتوں میں ایک امتیاز قایم کر دیگی۔ کیونکہ صاف دل اور کشادہ خاطر لوگ اوسکی امداد کے لئے ہمہ تن طیار ہو جاویں گے اور خود بین ناقدر شناس اور اوسکی راہ میں رکاوٹیں ڈالنا چاہیں گے مگر خلوص اور نیک نیتی اور ایک کام کا محض لوجہ اللہ کرنا کبھی بھی اونکے کرنے والے کی راہ میں رکاوٹوں کو حایل نہیں ہونے دیتا۔ ہم کو نیک نیت اور نیک طینت مسلمانوں سے جو امہات اور دوسری ایسی ہی کتابوں سے صدمہ اوٹھائے ہوئے ہیں کامل امید ہے کہ وہ نہایت اضطراب اور اشتیاق سے البلاغ کا انتظار کر رہے ہونگے۔

**سنگہ سبہا امرتسر** | یہہ ایک خالصہ پنتھ کا اخبار ہے اور اسکا ایڈیٹر اور مالک ایک پکا خالصہ ہے وہ اپنے ۳۰ رمئی ۱۸۹۸ء کے اشو میں انجمن حمایت اسلام لاہور کے میموریل اور جناب مرزا صاحب کے میموریل متعلقہ تصنیف احمد شاہ ڈاکٹر پر رائے زنی کرتا ہوا مرزا صاحب کی رائے کے صائب اور بردست ہونے کو تسلیم کرتا ہے۔ اور اوس پر صاد کرتا ہے انجمن کی کمزوری کا اظہار کرتے ہوئے یہہ بھی کہا ہے کہ جناب مرزا صاحب لیڈر بنا چاہتے ہیں یہہ سنگہ سبہا کا ایک غلط خیال ہے کوئی آدمی خود لیڈر بننے سے بن نہیں سکتا۔ اگر ایسا ہو تو شائد ہر لیڈروں اور مقتدیوں کا امتیاز ہی مشکل ہو ہر ایک شخص بجائے خود ایسی آرزو کر سکتا ہے لیڈر اور پیشوا وہی ہو سکتا ہے جسکو خدا تعالیٰ یہہ منصب جلیل عطا کرے۔ لیڈر شپ دنیا داروں کے دینے اور نہ اپنی سعی سے حاصل نہیں ہو سکتی جناب مرزا صاحب کو اگر محض حصول امتیاز کی خواہش ہوتی تو وہ انجمن حمایت اسلام کی شتاب کاری کی تائید یا سید احمد خان والی پارٹی کی کسی امر میں تائید کر دیتے۔ مرزا صاحب کے سلطان القلم ہونے میں تو کسی کو عذر نہیں پھر اگر ایسی خواہش اونکے دل میں مرکوز ہوتی تو وہ پولیٹیکل دنیا میں ایک بڑا مدبر اور مشیر ہو سکتا تھا۔ ندوۃ العلما ریا اور ہیچ قسم سوسائٹیوں میں محترم عالم ہو سکتا تھا۔ تکفیر کے فتوے اوس کے لئے اور اوسکی جماعت کے لئے کیوں طیار ہوتے۔ مرزا صاحب کو دنیاوی عزت اور بے عزتی کے معنے ہی سمجھہ میں نہیں آئے اس لئے اوسکی زبان قلم اور قلم زبان کسی کی بیجا رعائت اور طرفداری میں کچھہ بول ہی نہیں سکتی وہ عزت اور بزرگی اوسی کو جانتا ہے جو خدا تعالیٰ کیطرف سے دیجاوے اور خدا تعالیٰ نے اوسے ممتاز کیا۔ پرنادان قوم چاہتی ہے کہ اوسکی مخالفت کرے جو اوسکی خام خیالی ہے۔

**ست دہرم پرچارک** | آریہ سماج کا آرگن خصوصاً مہاتما پارٹی کا اخبار ہے وہ اپنے ۱۵ اجیٹہ کے اشو میں امہات کے جواب کے متعلق جناب مرزا صاحب کی رائے کی وقعت کو تسلیم کرتا ہے اور اپنی عادت کیموافق بے معنی طور پر چند نکتہ چینیاں ہی کرتا ہے جسکا مختصر سا جواب ہم سنگہ سبہا والے ریمارک میں دے آئے ہیں امہات کو شایستہ سمجھنا یہہ پرچارک ہی کی فوش فہمی ہے۔ اور کیوں نہو جنکے ہاں نیوگ جیسا حیا سوز مسئلہ اعلیٰ درجہ کی شائستگی سمجھا جاتا ہو وہ اگر گالیوں کو شائستہ نہ لکھیں تو اور کون آکر کہے کیا نیوگ کے ماننے والے ارباب نشاط کو بھی عاملان نیوگ سمجھہ کر بہوتر اور وید مقدس کی عظمت قایم کرنے والا گر دہ جانتے ہیں۔

## ایک پادری صاحب کی کوتاہ اندیشی

ہندوستانی لکھتا ہے کہ جسقدر جسمانی تکالیف اس عرصہ میں ہندوستانیوں کو برداشت کرنی پڑیں اونسے ہمارے مشنری دوستوں کو وعظ کا بہت موقع ملا ہے

ہم اس موقع سے فائدہ اوٹھانے کے خلاف نہیں ہیں کیونکہ مصیبت ہی کے وقت انسان کے دل پر وہ سچائیاں نقش کیجا سکتی ہیں جو عیش اور آرام کے زمانہ میں اثر نہیں رکھتی ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ملک کی بداعمالی ہی ایک کے بعد دوسری مصیبت ہمارے سر پر نازل ہوتی ہے اور ہماری یہہ بدبختی ہے کہ مصیبت کے زمانہ میں بھی گھڑی بھر ہم لوگ اپنے اعمال کی درستی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہیں مگر کسی عیسائی مشنری کو اسکا موقع نہیں ہے کہ وہ ہندو مسلمانوں کو طعنہ دے اور گورنمنٹ پر حرف رکھے کہ یہہ آفات گورنمنٹ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں کہ اوسنے مشنریوں کی پلٹن کو آزادی سے کل ہندوستان کو عیسائی نہیں بنانے دیا۔ لیلی صاحب ریورنڈ جنٹلمین ہیں چرچ آف انگلینڈ کے نوکر ہیں آپ خزانہ ہند سے تنخواہ پاتے ہیں اونکی زبان سے گرجا گہر میں بیٹھ کر گذشتہ سے پیوستہ یکشنبہ کو وہ الفاظ نکلے جو اگر کسی مولوی یا پنڈت کی زبان سے نکلتے تو ضرور وہ باغی قرار دیا جاتا پادری صاحب نے باآواز بلند کہا کہ طاعون ہندوستان میں گورنمنٹ ہند کے گناہوں سے پھیلا ہوا ہے کہ وہ مذاہب کے معاملہ میں غیر طرفداری کی پولیسی پر عمل کرتی ہے غیر طرفداری اسقدر بڑہی ہوئی ہے کہ پادریوں کو موقع تک نہیں ملتا ہے کہ وہ عیسائی مذہب کی تعلیم کی اشاعت تک کر سکیں عیسائیت کی طرف سے گورنمنٹ کی ناشکر گزاری کی سزا ہے۔ خدا نے ہندوستان عیسائی سلطنت کے اس غرض سے سپرد کیا کہ اسکی عظمت کا فردں کی زمین پر قائم کی جاوے مگر بجائے اپنا فرض ادا کرنے کے گورنمنٹ گنہگاری بڑہنے کی اجازت دیتی ہے یہہ وعظ جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں ان صاحب کا ہے جو روحانی تعلیم دینے کے لئے گورنمنٹ کے تنخواہ دار ہیں اور گورنمنٹ ہند ہی خزانہ سے روپیہ ہی ادا کرتی ہے۔ پادری صاحب کے جذبات کا اندازہ اونکی اس مختصر سی کوٹ کردہ تقریر سے ہو سکتا ہے اللہ اللہ یہہ ایک گال پر طمانچہ کہا کر دوسری گال پھیر دینے کی تعلیم دینے والے روح القدس سے بہرپور ہونے کے مدعی پادری صاحب کی تقریر ہے جو دوسری طرف اسلام کو بالسیف پھیلا ہوا مذہب قرار دیتے ہیں۔ اگر گورنمنٹ ہند ایسی متعصب اور بے لگاؤ گورنمنٹ نہ ہوتی اور عنان سلطنت حضرات پادریوں کے قبضہ میں ہوتی تو بمشکل ایک متنفس بہی اپنے مذہب و ملت پر قائم رہ سکتا۔ پادری صاحب دراصل گورنمنٹ کو اوسکا حق نمک ادا کرنے کے لئے یہہ تعلیم دینا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی بے رو رعائیت پولیسی کو چھوڑ کر متعصبانہ پولیسی اختیار کرے کیا یہہ لوگ گورنمنٹ کے ہوا خواہ ہو سکتے ہیں خدا نخواستہ اگر گورنمنٹ اونکی بات مان لے (جو بالکل ناممکن ہے) توپہر ہندو مسلمانوں یا دیگر مذاہب کے پیرووں میں کیا بددلی نہیں پھیل سکتی۔ سچ مچ پادری صاحب صلح کرانے نہیں آیا بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں کی پیشگوئی اب اپنی ذات سے پوری کر دکہانا چاہتے ہیں۔ تاکہ پدر نتواند پسر تمام کند۔ گورنمنٹ کو ایسی تقریروں پر پورا ایکشن لینا چاہیئے پادری صاحب کی کوتاہ اندیشی پر جسقدر لکہا جاوے کم ہے۔ گورنمنٹ محسنہ کے گناہوں سے رعایا کو کیا تعلق! اصل بات یہہ ہے کہ طاعون رعایا کی شامت اعمال کا نتیجہ ہے جو طرح طرح کے فسق و فجور اور ناشکریوں میں مبتلا ہے۔ اب پادری صاحب موصوف نے ایسی محسن اور عادل گورنمنٹ کی ناشکری کی ہے خدا پسند نہیں کرتا یہہ انسانی طغیان اور سرکشی کے نتیجے ہیں۔ خدا تعالے کا خوف دل سے اُٹھہ گیا ہے محسن کشی کو بہی ایک وصف سمجہا جاتا ہے ہمارے دل سے یہی دُعا ہے کہ خدا تعالے ایسی بے لاگ گورنمنٹ کو ہمیشہ یہی توفیق دے رکھے کہ تعصب اور طرفداری اوسکے پاس تک نہ پہونچے۔ اور ہندوستان کے باشندوں کو وہ مسلمان ہوں یا ہندو عیسائی ہوں یا کوئی مناسب ہے کہ اوسکی شکرگزاری میں ہمیشہ رطب اللسان رہ کر اوسکی دی ہوئی آزادی سے سچا فائدہ اُٹھائیں اور اپنے اعمال اور افعال میں پاک تبدیلی پیدا کریں اور خدا تعالیٰ سے صلح کریں تاکہ نادان پادری کو اپنی کوتاہ اندیشی کا ثبوت مل جاوے کیونکہ یہہ یقینی امر ہے کہ سچی طہارت اور پاکیزگی۔ اور پاک تبدیلی اس اخبرمن السماء کو دور کر دیگی انشاءاللہ

(ایڈیٹر)

## وبائے طاعون کے متعلق مرزا صاحب کی خدمات

وبا طاعون کے متعلق جو خدمات جناب سیدنا مرزا غلام احمد صاحب رئیس اعظم قادیان نے کی ہیں اونکا اعتراف پنجاب گورنمنٹ نے بذریعہ مراسلہ خاص فرمایا ہے اور ایسا ہی لاہور کے سول ملٹری گزٹ روزانہ اخبار نے بہی ایک نوٹ میں ان خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ ہم نے مفصل طور پر اس مضمون پر اگلے اشو میں ایک ریمارک کیا ہے جسمیں گورنمنٹ عالیہ کی چٹھی اور سول ملٹری گزٹ کا ریمارک بھی ترجمہ کر کے چھاپ دیا ہے۔ اس موقع پر اپنے معزز و معتدر ہمعصر وکٹوریہ پیپر سیالکوٹ کے اوس مختصر سے ریمارک کو شایع کر دینا بہی ہم قرین مصلحت سمجہتے ہیں جو ہمعصر موصوف نے ۱۷ جون سنہ ۹۸ء کے اشو میں جناب مرزا صاحب کی خدمات طاعون پر کیا ہے ہم کو دوسرے بہی خواہاں ملک و قوم سے بہی امید ہونی چاہیئے کہ وہ ایسے مفید گورنمنٹ و پبلک امور کو اپنے اخبارات میں ضرور درج کریں گے ہمعصر موصوف لکھتا ہے

**طاعون کے قواعد** "طاعون سے بچاؤ کے لئے جو مناسب تجاویز گورنمنٹ پنجاب نے فرمائی ہیں جناب مرزا غلام احمد صاحب اور اُنکے رفیق حکیم مولوی نورالدین صاحب دل سے پسند کر کے ظاہر کرتے ہیں کہ ان تجاویز پر عمل کیا جانا اسلام کے مذہب کے رو سے ناجائز نہیں بلکہ جائز ہے اگر ہندوؤں کے لیڈر بہی ایسے ہی خیالات ظاہر کریں اور اپنے خیالات ملک میں پھیلائیں تو پھر کوئی بہی بُرائی پیدا نہ ہو اور مسلمان اور ہندو خیر و شکر کی صورت پیدا کریں"۔

ہمعصر وکٹوریہ پیپر کو معلوم رہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کی کثیر التعداد جماعت اور جناب ممدوح ہر دم اس امر میں کوشاں ہیں کہ ان تجاویز کی خوبیاں اور منافع عام لوگوں کے ذہن نشین کئے جاویں چنانچہ اسکے لئے مناسب طریق استعمال ... کئے جاتے ہیں اور مرزا صاحب اور اونکی جماعت اپنا فرض سمجھتی ہے کہ اس معاملہ میں گورنمنٹ اور پبلک کی مدد کرے۔ (ایڈیٹر)

ہم لٹاتے ہیں آج لعل و گہر    نہ رہے کوئی لاولد مضطر

اغنی ہے حق میں ہر بشر کے یسر    لعل دُرِّ یتیم سے بڑھ کر

## اظہار بشارت

ناظرین پر واضح ہو کہ طرز اشتہار و ابتداء شہباری کا حتماً اطمینان کر سکتے ہیں۔ اور گندم نما جو فروش اشتہار دینے جو طبیب ہیں۔ نہ اکثر جہان و مال کو محفوظ رکھ سکتے ہیں یہاں جیسا ہی عظیم نظام بر اہ راست باری سے کام ہے۔ مرد میدان بن کر آئیں۔ شرطیہ دوا آزمائیں جھوٹوں کو سچا اور سچوں کو جھوٹا نہ بتائیں۔

## شفاخانہ یونانی

# شیخ نظام الدین حکیم

## امرت سر

## معیار صداقت

بلا شرط طبیب سے مجرب صرف قیمت دوا کی جاتی ہے اور شرطیہ میں اقرار نامہ اسٹامپ لکھوایا جاتا ہے جس کو اس پر حتمی یقین آوے وہ مچلکہ لکھوائے اگر مراد پوری نہ ہو تو دوا کا خرچہ واپس ملکر حرجانہ بھی ادا ہو صحت سے لاولد کے اگر فرزند ہو تو وقت تولد ہدیہ جائز و فضل خدا داد کی منادی عام مبارکبادی ہے۔

اس خادم الاطباء کو ۴۸ سالہ طبیہ تجربات اور فقراء کاملین و سیاحین کی بات سے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ آئے ہیں کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں خصوصاً اولاد و فرزند نرینہ و حیات اولاد و دفع اسقاط کے لئے نیز سہدف ہیں اگرچہ کثرت اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا۔ مگر سب ایک قسم کے انگشت یکساں نہ کرو۔ بندہ کو اس نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں۔ بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے کہ ادویات وہی ہوں گی۔ مگر نمبر اول تم مقدور والے عرف خرچ مندرجہ ... (۲) تونگر عہدہ دار خرچ دو چندے دوائیں لے جائیں اور دلی مراد پائیں۔ (۳) شرط پیشگی اندازی یک ماہ علاوہ خرچ دوا سے رسید ... مستقلی لے۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر امید بر آوے بندہ کا حق ہے ورنہ واپس لے جائے۔ (۴) شرطیہ مابعد خرچ دوا اوے کرائے اقرار نامہ آمد دو ماہ کے وے بہ شرط پیدائش نرینہ میعاد معینہ ادا کرے ورنہ خرچ دوا بھی بذریعہ رسید واپس لے۔ (۵) زر تصفیہ شدہ فیمابین معتبر شخص کے برضا مندی طرفین امانت رکھیں۔ بہ شرط کامیابی بندہ پائے۔ ورنہ واپس لیں۔ (۶) اسپر بھی اطمینان نہ ہو تو مچلکہ شرطیہ لکھائیں۔ وقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چہار ماہ واجب الوصول ہو۔ ورنہ حرجانہ حسب قرار واقعی قبول فضل خداداد کی منادی ہر طرح کر دی۔ بہر حال اقرار نامہ سے جھوٹے اشتہاروں کی بنیاد ڈھا دی۔ اگر علاج میں شک ہو تحقیق کر لو۔ مراد پالے دنیا کو گواہ۔ فرزند نرینہ لاکھوں سے ارزاں ہے جو گھر اس لعل سے منور نہیں وہ خانہ خراب ہے۔ گھر نہیں ہے بربادہ سخت ... کہ جس کا تم نہیں۔ کم نام وہ شخص ہے کہ جس کا پسر نہیں کتاب اسناد کامل فہرست ... تشخیص ... ایک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے جن مایوسین نے زندگی دوبارہ پائی۔ اور حقیقی دلی مراد بر آئی۔ تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ طریق استعمال دوا و غذا پرہیز ملفوف ٹکٹ پرچہ سے واضح ہوگا۔ والیان ریاست و امراء حسب منشاء خود شرائط مندرجہ سے مستثنیٰ ہیں۔

| نمبر | نام مرض | رقم پیشگی | نمبر | نام مرض | رقم پیشگی | نمبر | نام مرض | رقم پیشگی | نمبر | نام مرض | رقم پیشگی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | جسکے اولاد نہ ہو | عہ | ۱۰ | تولیخ دوری | صہ | ۹ | سدہ | عہ | ۲۸ | نلی اترنا | عہ |
| ۲ | جسکے اولاد پیدا ہوکر مرجائے | صہ | ۱۱ | سوزاک | صہ | ۲۰ | ہچکی | عہ | ۲۹ | طول و عرض و عمق کو زندگی | صہ |
| ۳ | جسکے لڑکیاں لڑکا ہو | | ۱۲ | سرعت | عہ | ۲۱ | ناسور | عہ | ۳۰ | خضاب سالانہ | عہ |
| ۴ | جسکا حمل ۳، ۴، ۸ ماہ گر جاوے | صہ | ۱۳ | جریان | عہ | ۲۲ | بواسیر خونی و بادی | صہ | ۳۱ | نزلہ و زکام | عہ |
| ۵ | کمزوری | عہ | ۱۴ | غلط کاری | صہ | ۲۳ | ادھرنگ | عہ | ۳۲ | تسہیل ولادت | عہ |
| ۶ | مرگی | صہ | ۱۵ | گنٹھیا | عہ | ۲۴ | ضیق النفس | عہ | ۳۳ | ... | عہ |
| ۷ | تپ دق | عہ | ۱۶ | سفیدی آنکھ | صہ | ۲۵ | پیچش | صہ | ۳۴ | ... | عہ |
| ۸ | ضعف باہ | صہ | ۱۷ | ضعف بصر | عہ | ۲۶ | آتشک | عہ | ۳۵ | ضعف ہضم | عہ |
| ۹ | ضعف جگر | عہ | ۱۸ | سبل | عہ | ۲۷ | آتشک گل بدن | عہ | ۳۶ | سرسام | عہ |

المشتہر شیخ نظام الدین حکیم امرت سر چوک ڈیوڑھی ...

# ممیرے کا سُرمہ مؤثر

## مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں ، میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سُرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔
یہ سُرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سُرخی - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم حاذق اور ادویہ آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سُرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سُرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سُرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سُرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ - مصری سُرمہ فی تولہ عہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - نقلی و جعلی ممیرے کے سُرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے -
**المشتہر** - پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ - ضلع گورداسپور (پنجاب)

---

# ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے ؟

---

۱- میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں - کہ ممیرے کا سُرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل مرض کیلئے تو منزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی جانا - دھند - سوزش ہر قسم جسکو عموماً آشوب کہتے ہیں جلن - کمزوری نظر - ناخونہ اور اندرکی جھلی کا زخم اور اسکے پیدا کرنا چونکہ اس سُرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شئے نہیں ہے اس سے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید شئے کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سُرمہ ضروری مفید ہے -
راقم ڈاکٹر ڈی - ایم - بیسا نگلی صاحب بہادر ایم - بی - ایم - ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

۲- میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سُرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں - کہ سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مسمات [illegible] بعمر ۴۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے - مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے اور پڑوال پڑے ہوئے تھے - آنکھیں عرصہ سے سُرخ اور دُکھتی ہوئی تھیں - ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا - انکی بینائی میں قدر فرق آگیا تھا - کہ سوئی دھاگا بھی نہیں پڑ سکتی تھی - اور ان [illegible] کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی - مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سُرمہ استعمال کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ اسے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن [illegible] سپرنٹنڈنٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

۳- جناب پروفیسر میا سنگھ تسلیم بعد تعظیم شاید آنجناب کو یاد ہو گا کہ بندہ نے آپ سے ممیرے کا سفید سُرمہ منگوایا تھا - جسکا [illegible] اثر دیکھا یعنی ایک دوکاندار سے وہ لال کی آنکھوں میں پھولا پڑ گیا تھا - اور بسبب پُتلی پر پھولے کے ہونے نظر قطعاً بند ہو گئی تھی لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پھولا روپوش ہو گیا - اور پُتلی صاف و شفا ہو کر نظر بدستور قائم ہو گئی ہے اور مریض دعاگو ہے بندہ بھی بصد شکر گزاری خوش طبیعت کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا اور جو [illegible] نادر دوا اس قدر قلیل قیمت پر لگا کر عام و خاص مخلوق خدا پر بہت احسان اور ثواب کا کام کیا ہے - لہذا بندہ کی منت ہے کہ خاص و عام کو اطلاع تاکید کرتا ہوں کہ [illegible] مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو اس [illegible] ممیرہ کے استعمال [illegible] [illegible] دو تولہ ممیرے کا سُرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل عنایت فرماویں -
راقم ڈاکٹر نرائن سنگھ سپیشل اسسٹنٹ کوٹ کڈھ ڈسپنسری شملہ -

۴- جناب من میری آنکھ میں ایک مرض ہے جس کا علاج حکماء اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب اور کیلیپ وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہ ہوا آپکے سُرمہ سے تخفیف ہوئی - اب صرف دھند اور کم طاقتی ہماری چشم میں ہے - اور ایک تولہ سفید سُرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج دیں
دستخط سردار عبدالصمد محمد خان درانی شاہزادہ کابل خاندان الرشید جناب امیر فیض محمد خاں صاحب مرحوم والی سلطنت ترکستان - ۲ - مارچ ۱۸۹۸ء

## پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سُرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں - ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائنس بینک مارچ ۱۸۹۵ء کو جمع کیا گیا -

---

شیخ یعقوب [illegible] پرنٹر [illegible] نے [illegible] پریس قادیان میں چھپوا کر شائع کیا -